REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N.61/57.

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ۔ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

REGD. NO. P/GDP-3.

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۲۷ — شمارہ ۲۲

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری
نائبین: جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالکِ غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN PIN: 143516.

۲۴ جمادی الثانی ۱۳۹۸ھ — یکم احسان ۱۳۵۷ ہش — یکم جون ۱۹۷۸ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۹ ہجرت (مئی)۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق فرینکفورٹ (مغربی جرمنی) سے آمدہ مورخہ ۲۰/۵/۷۸ کی اطلاع مظہر ہے کہ
"حضور کی طبیعت بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اس ماہ کے آخر میں لندن تشریف لے جانے والے ہیں جہاں مورخہ ۲-۳-۴ جون ۱۹۷۸ء کو منعقد ہونے والی وفاتِ مسیح سے متعلق بین الاقوامی کانفرنس میں شرکت فرمائیں گے۔

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر، کانفرنس کی کامیابی اور بخیر و خوبی سفر سے مراجعت کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

قادیان ۲۹ ہجرت (مئی)۔ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع اہل و عیال و جملہ درویشانِ کرام بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔
الحمد للہ

سپین میں تبلیغِ اسلام

• تبلیغی دَورے • مُلک کے سرکردہ افراد سے مُلاقاتیں • قرآن کریم و دیگر کُتب کی پیشکش
• وسیع پیمانے پر تقسیمِ لٹریچر • نئی بیعتیں • ششماہی رپورٹ

از مکرم مولوی عبد الستار خان صاحب شاہد مبلّغ سپین

سپین کا ملک یورپ کے جنوب مغرب میں واقع ہے۔ رقبہ کے لحاظ سے یورپ کا سب سے بڑا ملک ہے۔ اس کے جزائر Canary اور Baleares شامل کر کے اس کا رقبہ ۱۹۳،۶۳۱ مربع میل بنتا ہے سپین کی کل آبادی تقریباً ۳۶ ملین ہے۔ دارالحکومت مادرید (Madrid) کی آبادی پانچ ملین کے لگ بھگ ہے۔ یہاں کی سرزمین کو مسلمانوں نے جزیرۃ الخضراء کا نام دیا تھا۔ کیونکہ یہاں کی زمین سرسبزی و شادابی میں بے مثال ہے۔

طلیطلہ جو ایک عرصہ تک مسلمانوں کا دارالحکومت رہا۔ محترم چوہدری کرم الٰہی صاحب ظفر امیر جماعت احمدیہ سپین کے ہمراہ متعدد مرتبہ جانے کا موقع ملا۔ وہاں بڑی کثرت سے لٹریچر تقسیم کرنے اور پیغامِ حق پہنچانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ایک مرتبہ مکرم و محترم امیر صاحب، محمد امین صاحب آف گجرات اور ملک زبیر صاحب بغرضِ تبلیغ طلیطلہ گئے۔ لوگوں کے گھروں کے لیٹر بکسوں میں لٹریچر ڈالنے کے علاوہ متعدد افراد کو زبانی بھی پیغامِ حق پہنچایا۔ ایک پادری ٹریننگ کالج بھی گئے [illegible] جا کر بھی تبلیغ کی۔ بعض اساتذہ اور اُستانیوں کے سوالات کے جوابات دیئے اور ان پر یہ حقیقت واضح کی کہ اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک ہے۔ وہ کسی بیٹے کا محتاج نہیں۔ حضرت مسیح علیہ السلام جو خدا تعالیٰ کے ایک رسول تھے، وہ صلیب کی لعنتی موت سے بچ گئے تھے اور طبعی طور پر انہوں نے کشمیر (سرینگر) میں وفات پائی۔ اور اُن کی بعثتِ ثانیہ کی پیشگوئی سیدنا حضرت احمد قادیانی علیہ السلام کے وجودِ مبارک میں پوری ہو چکی ہے۔

میڈرڈ سے ۲½ صد کلومیٹر کے فاصلہ پر Puerlajano ایک شہر ہے۔ وہاں پر مکرم مولوی اقبال احمد صاحب نجم کے زمانہ میں ہمارا مشن قائم ہوا تھا۔ مگر بعد میں بعض ناگزیر حالات کی وجہ سے یہ مشن بند ہو گیا۔ وہاں تبلیغِ اسلام کی غرض سے مکرم و محترم امیر صاحب، اُن کے دو صاحبزادگان مکرم ڈاکٹر منصور احمد صاحب و مکرم بشیر احمد صاحب نیز ہمارے پاکستانی احمدی محمد امین صاحب اور خاکسار گئے۔ وہاں مختلف زیرِ تبلیغ گھرانوں میں گئے۔ اور انہیں پیغامِ حق پہنچایا۔ ایک زیرِ تبلیغ فیملی کے گھر پہنچے تو اس کے جملہ افراد نے نہایت توجہ اور انہماک سے ۲½ گھنٹہ تک اسلام و احمدیت کے بارے میں گفتگو سُنی اور متعدد سوالات کئے جن کے محترم امیر صاحب نے تسلّی بخش جواب دیئے۔ اور بعدہٗ اس فیملی نے نہایت محبت و اصرار کے ساتھ ہم سب افراد کو دوپہر کے کھانے کی پُرتکلّف دعوت پیش کی۔ (جزاہم اللہ احسن الجزاء)

سپین کا ایک شہر TOREJON (تورخون) ہے یہاں بھی متعدد مرتبہ انفرادی طور پر بھی اور مکرم و محترم امیر صاحب کے ہمراہ بھی جا کر لٹریچر تقسیم کرنے اور پیغامِ حق پہنچانے کا موقع ملا۔ ایک مرتبہ مکرم امیر صاحب کی معیت میں ۸ افراد پر مشتمل احمدی افراد کا قافلہ بغرضِ تبلیغ وہاں گیا۔ نمازِ جمعہ وہاں ادا کرنے کے بعد شہر کے مختلف حصوں میں سینکڑوں افراد کے گھروں کے لیٹر بکسوں میں لٹریچر ڈالا۔ اور متعدد افراد کو زبانی بھی اسلام کا پیغامِ حق پہنچایا۔ اس موقع پر ایک چرچ اور یہوداہ ویٹنس کی عبادت گاہ میں بھی جانے کا موقع ملا۔ محترم امیر صاحب عیسائی پادری صاحبان سے [illegible] گفتگو کرنا چاہتے تھے۔ مگر انہوں نے احمدی مبلغ سے گفتگو کرنے سے انکار کر دیا۔

ایک پاکستانی غیر از جماعت دوست کے ہمراہ میڈرڈ سے ۲½ کلومیٹر کے فاصلہ پر Teruel جانے کا موقع ملا۔ یہاں پر تقریباً ۱۵۰ پاکستانی گھرانے آباد ہیں۔ خاکسار نے متعدد پاکستانی افراد سے ملاقات کی۔ انہیں جماعتِ احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیوں سے آگاہ کیا۔ اور احمدیت کے بارے میں اُن کے متعدد سوالات کے جوابات دیئے۔ خاکسار اپنے ساتھ کافی مقدار میں لٹریچر لے گیا تھا۔ مذکورہ قصبہ میں اور اردگرد کے دیہات میں لٹریچر تقسیم کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

اس سفر سے واپسی پر سپین کے ایک اور بہت بڑے صوبہ Zaragoza (سَرَگوسا) پہنچا اور وہاں بھی سینکڑوں کی تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا۔

مورخہ ۶ اپریل ۷۸ء کو لندن سے ہمارے ایک احمدی دوست مکرم سید سرور شاہ صاحب سپین تشریف لائے۔ ان کی معیت میں خاکسار کو قرطبہ اور غرناطہ جا کر اشتہارات تقسیم کرنے اور پیغامِ حق پہنچانے کا موقع ملا۔

قرطبہ میں مسلمانوں کی عظیم جامع مسجد ہے جو دریائے گواد الکبیر کے کنارے واقع ہے۔ یہ مسجد اموی شہزادہ عبد الرحمٰن الاوّل نے ۷۸۵ء میں بنانی شروع کی۔ اس کی وفات کے بعد عبد الرحمٰن الثانی نے مسجد کے شمالی حصہ میں اضافہ کیا۔ اور بعدہٗ عبد الرحمٰن الثالث نے مسجد کی زیب و زینت میں خوب اضافہ کیا۔ اور دسویں صدی میں المنظر نے مسجد کے شرقی حصہ کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ اس مسجد میں بے شمار ستون ہیں۔ روشنی کے لئے مسجد کی چھت پر بے شمار روشندان ہیں۔ مسجد کے شمالی بڑے دروازے پر "اَلْمُلْکُ لِلّٰہِ" لکھا ہے۔

(باقی دیکھئے صفحہ ۹ پر)

[illegible] پرنٹر و پبلشر نے [illegible] پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان (پن ۱۴۳۵۱۶)

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ یکم احسان ۱۳۵۷ ہش

مدرسہ احمدیہ قادیان کی جدید عمارت کی تعمیر
اور
احباب کے مخلصانہ مالی تعاون کی ضرورت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے محترم جناب ناظر صاحب بیت المال آمد کی طرف سے اسی پرچہ میں مدرسہ احمدیہ قادیان کی جدید عمارت کی تعمیر کے سلسلہ میں احباب کرام سے مخلصانہ مالی تعاون کی تحریک کی جا رہی ہے۔ احباب جماعت کو نہ تو مدرسہ احمدیہ کی اہمیت اور اس کے شاندار کام کے بارہ میں کچھ زیادہ بتانے کی ضرورت ہے اور نہ ہی اس طرح کی تحریکات جو تمام تر صدقہ جاریہ کا رنگ رکھتی ہیں، میں حصہ لے کر ابدی ثواب کے مستحق بن جانے کی وضاحت کی ضرورت ہے۔ کیونکہ جماعت کا ہر فرد اس دینی درسگاہ سے بخوبی واقف و آگاہ ہے اور اُسے مرکز سے اُٹھنے والی ہر نیک تحریک پر لبیک کہنے کی ایسی عادت ہو چکی ہے کہ بس اشارہ کی ضرورت ہے۔ کیونکہ حضرت امام مہدی علیہ السلام اور آپ کے خلفاء عظام نے سب جماعت کے ذہن میں دین کو دُنیا پر مقدم کرنے کی بات اس طرح راسخ کر دی ہے کہ وہ ہر وقت گویا اس انتظار میں رہتے ہیں کہ کب اُنہیں مرکز کی طرف سے کسی نیک کام کی تحریک ہو اور وہ اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

مدرسہ احمدیہ وہ مرکزی درسگاہ ہے جسے سیدنا حضرت مسیح موعود امام مہدی علیہ السلام نے سنہ ۱۹۰۶ء میں خود اپنے زمانہ اور نگرانی میں جاری فرمایا۔ اور اس کے اغراض و مقاصد تمام تر وہی ہیں جن کا ذکر قرآن پاک کی سورت توبہ آیت نمبر ۱۲۲ میں تفصیلاً بیان ہوئے ہیں۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ہر علاقہ اور جماعت کے کچھ افراد مرکز میں علوم دینیہ کی تحصیل کے لئے آئیں اور کچھ عرصہ مرکز کے ماحول میں ٹھہر کر ان علوم میں پہلے خود دسترس حاصل کریں اور اس کے بعد واپس لوٹ کر اپنے اپنے علاقہ میں تبلیغ و اشاعتِ دین اور اصلاح و ارشاد کے کام میں لگ جائیں۔ اس طرح یہ کام نسلاً بعد نسلٍ ہوتا رہے۔

سنہ ۱۹۰۶ء سے لے کر آج تک جو ۷۲ سال کا زمانہ گزرتا ہے خدا کے فضل و کرم سے اس دینی درسگاہ نے ایسے علماء پیدا کئے ہیں جنہوں نے قرآنی آیت کریمہ کا پورا نمونہ بن کر زندگی بھر اس پر عمل درآمد کر کے دکھا دیا۔ اور یہ کام نسلاً بعد نسلٍ برابر چلتا آ رہا ہے۔

مدرسہ احمدیہ کی وہ عمارت جو آج سے ۷۲ سال پہلے تعمیر ہوئی، مرورِ زمانہ سے اس کا بوسیدہ ہو جانا ایک قدرتی امر ہے۔ اس لئے چند سال گزرے احباب کے تعاون سے اس ساری بوسیدہ عمارت کو گرا کر اسی جگہ ایک نئی پختہ عمارت تعمیر کئے جانے کا پروگرام بنایا۔ اُس وقت جس قدر فنڈ صدر انجمن احمدیہ کے پاس تھا اس سے صرف تین کمرے ہی تعمیر ہو سکے۔ اس طرح وقتی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ان میں پارٹیشن کر کے چھ کمروں میں عارضی طور پر بدل لیا گیا جبکہ دو پرانے ہی کمروں کی کسی قدر مرمت کر کے قابلِ استعمال بنا دیا گیا۔ مدرسہ کی باقی ضرورت کسی آئندہ وقت کے لئے ملتوی کر دی گئی۔ لیکن اب صورتِ حال یہ ہے کہ یہ دونوں پرانے کمرے بھی بوسیدہ ہو رہے ہیں اور مدرسہ کی دوسری لازمی ضرورتیں بھی ایسی ہیں جن کو زیادہ دیر تک معرضِ التواء میں نہیں ڈالا جا سکتا۔ تاہم بعد غور و فکر یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ فی الوقت مدرسہ کے لئے ایک ہال کمرہ اور ایک اور چھوٹا کمرہ تعمیر کیا جائے تا اس میں طلباء ایک ساتھ جمع ہو کر تقاریر کی مشق کر سکیں۔ اسی کو لائبریری روم کے طور پر استعمال کیا جا سکے، مدرسہ کے امتحانات کا انتظام بھی اس میں ہو سکے اور دوسرے اجتماعی مواقع پر بھی اسی بڑے کمرے کو کام میں لایا جا سکے۔ جبکہ دوسرے کمرے سے باقی ماندہ ناگزیر ضرورت پوری ہو سکے۔ ان دونوں کمروں پر فی الوقت اخراجات کا تخمینہ اسّی ہزار روپیہ (Rs. 80,000) لگایا گیا ہے۔ یہ کوئی ایسی رقم نہیں جو احباب جماعت کے مخلصانہ تعاون کے سامنے بھاری معلوم ہو۔

مدرسہ احمدیہ کی عمارت میں نمایاں رقوم دینے والوں کے اسماء گرامی بھی ہمیشہ کی یادگار کے طور پر ایک خاص پلیٹ پر لکھا دیئے جائیں گے۔ تا ایسے مخلصین کے لئے یہ امر ہمیشہ کے لئے تحریک دُعا کا کام دیتا ہے۔ اور چونکہ خدا تعالیٰ کی نظر انسان کے دل کی گہرائیوں پر ہے اور خدا تعالیٰ نے اپنے کلام مجید میں فرمایا ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیۡعُ اَجۡرَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ۔ کہ وہ محسنوں اور نیکی بجا لانے والوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتا بلکہ اُن کے اپنے عمل کو بہت زیادہ نوازتا ہے۔ اس لئے ایسی مدّ میں مالی حصہ لینے والا گویا صدقہ جاریہ کر رہا ہے۔ اور صدقہ جاریہ کے معنے ہی یہ ہیں کہ ایسا صدقہ جس کا افادی پہلو بھی جاری رہتا ہے اور اسی پر بارگاہِ ایزدی سے اجر اور ثواب بھی غیر منقطع طور پر ملتا رہتا ہے۔

ہندوستان کی ساٹھ کروڑ کی آبادی کے لئے جماعت کو ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں مبلغین درکار ہیں۔ ہمارا ایمان اور یقین ہے کہ اس قدر تعداد مبلغین کی سلسلہ کو انشاء اللہ ضرور میسّر آئے گی۔ لیکن وقت وقت کی بات ہوتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے مومنوں پر اسی قدر بوجھ ڈالا ہے جس کی انہیں وقت کے مطابق طاقت اور وُسعت ہو۔ اس وقت جن حالات اور مالی وسائل میں جماعت گزر رہی ہے ہمارے لئے اُسی قدر مبلغین کی تعداد ہر سال تیار کرنا فرضِ اوّل بنتا ہے۔ خدا کے فضل سے مُلکی تقسیم کے بعد سے اب تک بیسیوں فارغ التحصیل مدرسہ احمدیہ میدانِ تبلیغ میں اپنی خدمات بجا لانے میں مصروف ہیں۔ لیکن جماعت کی بڑھتی ہوئی تبلیغی و تعلیمی ضروریات کے پیشِ نظر ہر سال تیار ہونے والے مبلغین کی تعداد میں اضافہ ہونا چاہیئے۔ اور مرکز اس کے لئے بھی بھرپور کوشش کر رہا ہے۔ تاہم فی الوقت مدرسہ احمدیہ کی عمارت کی بات زیرِ غور ہے۔ یعنی وہ کمرے جن میں سہولت کے ساتھ بیٹھ کر آپ کے ہونے والے مبلغین دینی علوم کی تحصیل کر سکیں۔ ہمیں پورا یقین ہے کہ احبابِ جماعت، مدرسہ کی اِس واجبی ضرورت کا کما حقہٗ احساس کرتے ہوئے جلد از جلد اس غرض سے اپنے وعدے اور پھر جلد ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں گے۔ اور جناب ناظر صاحب بیت المال آمد کی اِس تحریک کو دیگر تحریکات کی طرح نہایت درجہ کامیاب بنائیں گے۔ کیونکہ یہ تحریک نظارت بیت المال (آمد) کی نہیں بلکہ درحقیقت یہ حضرت امام ہمام ہی کی تحریک ہے۔ اور امام کی آواز پر مخلصانہ لبیک کہنا بڑے اجر و ثواب اور بے شمار برکتوں کا ذریعہ ہے۔

آپ نے گزشتہ سے پیوستہ اخبار بدر میں جمعیۃ العلماء ہند کے آرگن "الجمعیۃ" دہلی کے حوالہ سے ایک مولانا صاحب کے مضمون کا ایک لمبا اقتباس اور اس پر ہمارا تفصیلی تبصرہ مطالعہ کیا ہوگا۔ کس قدر عبرتناک اور حسرتناک ہے ہندوستان میں جاری شدہ اُن دینی درسگاہوں کا حال جو مضمون نگار کے اپنے اعتراف کے بموجب تعداد میں تو بے شمار ہیں۔ اور اُن سے ہر سال ہزاروں ہزار افراد سندِ فضیلت لے کر نکلتے ہیں۔ لیکن پھر بھی اُن کو "رجالِ کار" نہیں مل رہے جس کی اُنہیں بڑی حسرت ہے۔ اب ذرا موازنہ کریں جماعت احمدیہ کی اِس ایک ہی مرکزی دینی درسگاہ "مدرسہ احمدیہ" کی کارکردگی کا۔ خدا کے فضل سے اس ۷۲ سال کے عرصہ میں اس کے فارغ التحصیل علماء نہ صرف یہ کہ نسلاً بعد نسلٍ جماعت کو برابر میسّر آتے چلے آ رہے ہیں۔ بلکہ میدانِ عمل میں جا کر انہوں نے اسلام کی تبلیغ و اشاعت اور اصلاح و ارشاد کی اغراض کو نہایت شاندار طریق سے پورا کیا۔ اگر ہم ان علماء کے بارے میں یہ کہیں کہ اُن کی شبانہ روز محنت اور پُرخلوص عملی جد و جہد سے ساری دُنیا میں ایک زبردست ہلچل مچ چکی ہے تو ہماری یہ بات کسی طرح کا مبالغہ نہیں ہوگی۔ کیونکہ واقعات اس کی تائید و تصدیق کرتے ہیں۔

مُلکی تقسیم تک قادیان میں مدرسہ احمدیہ اور اُسی کی شاخ "جامعہ احمدیہ" بڑی کامیابی کے ساتھ مبلغینِ سلسلہ کی تیاری میں لگے رہے۔ اور جب مُلک تقسیم ہُوا تو قادیان میں مدرسہ احمدیہ بھی اپنی جگہ پر جاری رہا تو جماعت کے دوسرے مرکز ربوہ میں اس دینی درسگاہ کی دُوسری شاخ "جامعہ احمدیہ" نے پہلے سے بڑھ کر عملی میدان میں کام کیا۔ اور برابر کر رہی ہے۔ اس درس گاہ میں آج بیرونی ممالک کے طلباء بھی خاصی تعداد میں داخلہ لیتے اور مقررہ وقت مرکز میں قیام کر کے علوم دینیہ کی تحصیل کرتے ہیں اور پھر اپنے اپنے وطنوں اور مُلکوں میں جا کر تبلیغ و اشاعتِ دین کے فریضہ کی انجام دہی میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ ان سب کی عملی جد و جہد کا نتیجہ ہے کہ آج لاکھوں لاکھ عیسائی اور بدمذہب حلقہ بگوشِ اسلام ہو کر نسلی احمدی مسلمانوں کے شانہ بشانہ دینی خدمات میں حصہ لینے والے تیار ہو چکے ہیں۔ اور خدا کے فضل سے یہ کام روز بروز وسعت پذیر ہے۔

نہ صرف یہ کہ مدرسہ احمدیہ اور جامعہ احمدیہ کے فارغ التحصیل میدانِ تبلیغ میں شاندار کام کرتے رہے ہیں بلکہ ہمارا تو ذاتی تجربہ یہ بھی ہے کہ ان درس گاہوں میں جن کو داخل ہو جانے کے بعد اپنی مجبوریوں اور حالات کے سبب تکمیلِ تعلیم کا موقعہ نہیں ملا انہیں اس جگہ صرف سال دو سال ہی لگا لینے کا موقعہ ملا اور پھر وہ اپنی دوسری عملی مصروفیات میں لگ گئے وہ بھی اسلام و احمدیت کے لئے نسبتاً زیادہ کارآمد وجود ثابت ہوئے۔ یہ سب کچھ اُن برکتوں کا نتیجہ ہے جو حضرت امام مہدی علیہ السلام کے مقدس اور مبارک ہاتھوں سے تیار کردہ دینی درسگاہ کے ساتھ وابستہ ہیں۔ پس مدرسہ احمدیہ کوئی معمولی دینی درس گاہ نہیں جو ہندوستان میں جاری شدہ دیگر بے شمار دینی درس گاہوں کی طرح ہو بلکہ خدا کے فضل سے اس درس گاہ سے ہمیشہ ہی رجالِ کار پیدا ہوتے رہے ہیں۔ اور پیدا ہو رہے ہیں۔ اور اپنے فریضہ کو پورا کر لینے کے بعد خدا کے حضور حاضر ہو جانے والے بزرگوں کی جگہ لینے والے اسی دینی درس گاہ کے فارغ التحصیل آگے آ جاتے رہے ہیں۔ اور جس

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ دینی اغراض کے ماتحت کچھ عرصہ کیلئے بیرونِ ملک تشریف لے گئے

روانگی سے قبل مسجد مبارک میں حضور ایدہ اللہ کا مختصر بصیرت افروز خطاب اور اجتماعی دعا

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کا حافظ و ناصر ہو اور وہ اس سفر کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۸ ہجرت (مئی) بروز دوشنبہ بعد نماز عصر تثلیث کے پرستاروں کو خدائے واحد و یگانہ کا پیغام پہنچانے اور انہیں دولتِ اسلام دینے کے لئے کچھ عرصہ کے لئے بیرونِ ملک جانے کی غرض سے بذریعہ کار ربوہ سے لاہور تشریف لے گئے جہاں سے اگلے دن ۹ رمئی کی دوپہر کو حضور بذریعہ طیارہ کراچی روانہ ہو گئے حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی حرم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بھی حضور کے ہمراہ تشریف لے گئی ہیں۔ ان کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب، محترم چوہدری ظہور احمد صاحب ناظر دیوان اور مکرم یوسف سلیم صاحب انچارج شعبۂ زود نویسی کو بھی حضور کی معیت میں یہ سفر کرنے کا خصوصی فخر حاصل ہوا ہے حضور نے محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب (ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ) کو امیر مقامی مقرر فرمایا اور محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائل پوری، محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر، محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد اور محترم صوفی غلام محمد صاحب کو علی الترتیب امام الصلوٰۃ کے فرائض سرانجام دینے کا ارشاد فرمایا۔

بصیرت افروز خطاب اور اجتماعی دعا

ربوہ سے روانگی سے قبل حضور نے نمازِ عصر مسجد مبارک میں پڑھائی جس میں مقامی احباب کے علاوہ بیرونی جماعتوں کے متعدد اصحاب نے بھی شرکت کی جو حضور کو الوداع کہنے کے لئے تشریف لائے تھے نمازِ عصر کی ادائیگی کے بعد حضور نے مختصر طور پر احباب سے ایک بصیرت افروز خطاب فرمایا۔ جس میں حضور نے فرمایا اب تھوڑی دیر بعد میں بیرونِ ملک جانے کے لئے سفر پر روانہ ہونے والا ہوں جس کے دوران انگلستان میں ہونے والی اس بین الاقوامی کانفرنس میں بھی شرکت کروں گا جو حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے متعلق قرآن کریم کے مؤقف کی تائید میں منعقد ہو رہی ہے اس کانفرنس کا وہاں پر بڑا چرچا شروع ہو گیا ہے عیسائیوں کی طرف سے اس پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا گیا ہے اور ہمارے لندن مشن کو دھمکیوں پر مشتمل خطوط بھی موصول ہو رہے ہیں۔ لیکن بہر حال ہمیں جو ہدایت قرآن کریم نے دی ہے وہ تو یہی ہے کہ فلا تخشوھم واخشونی (البقرہ) یعنی تم لوگوں سے نہ ڈرو بلکہ مجھ سے ڈرو چنانچہ اس کے مطابق ہم ان دھمکیوں سے نہیں ڈرتے اور ہماری فطرت میں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ناکامی کا خمیر ہی نہیں۔ ہے اور دعائیں کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرتے چلے جانا ہی ہمارا شعار ہے سو آپ بھی اپنی مسکراہٹوں کو قائم رکھتے ہوئے دعاؤں میں مصروف رہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کو غیر معمولی طور پر خیر و برکت کا موجب بنائے آمین۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس ضمن میں بتایا کہ کفنِ مسیح کی تحقیق کے بارے میں ماہ مئی میں عیسائیوں نے جس کانفرنس کے انعقاد کا اعلان کیا تھا اسے غالباً اس کانفرنس کی وجہ سے ہی اب ملتوی کر کے ماہ اگست پر ڈال دیا گیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو اس کفن کے بارہ میں تو کچھ تحریر نہیں فرمایا اور حضور نے اسے کوئی اہمیت نہیں دی اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت مسیح کے صلیب پر نہ مرنے اور زندہ اتارے جانے کے متعلق اتنی واضح شہادتیں اور زبردست ثبوت موجود ہیں کہ اگر عیسائی دنیا کا ایک حصہ اس کفن کو بناوٹی بھی ظاہر کرنے کی کوشش کرے تو بھی دنیا اب ان کے چکر میں نہیں آسکتی اور نہ ہی ہم اسے زیادہ اہمیت دیتے ہیں اس بارہ میں بہت سی زبردست شہادتیں جو انسانی حواس اور عقل سے تعلق رکھتی ہیں ایک عرصہ تک چھپی رہیں اور ان کا چھپا رہنا ہی مقدر تھا جب تک کہ وہ وجود ظاہر نہ ہوتا جسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کاسرِ صلیب قرار دیا ہے اور جب وہ مبعوث ہو گیا تو اب دنیا کی کوئی طاقت ان کے غلط عقیدہ کو قائم نہیں رہنے دے گی انشاء اللہ تعالیٰ

آخر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا بہر حال دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کے ذریعہ اسلام کے غلبہ کے اور قلوب کو محبت کے ساتھ جیتنے کے سامان پیدا فرمائے اللہ تعالیٰ آپ سب کا بھی ہر آن حافظ و ناصر ہو اور اس سفر میں میری اور میرے رفقاء کی بھی حفاظت کرے اور روح القدس کے ساتھ ہماری مدد فرمائے اس کانفرنس کو اسلامی برکات کے انتشار اور معجزانہ جلووں کے اظہار کے لحاظ سے بہت ہی برکتوں والا بنائے آمین

اس کے بعد حضور نے لمبی پُرسوز اجتماعی دعا کرائی جس کے بعد چھ بجے شام حضور قصرِ خلافت سے (جہاں بہت سے مقامی اور بیرونی احباب حضور کو الوداع کہنے کے لئے موجود تھے) بذریعہ کار لاہور کے لئے روانہ ہو گئے۔ راستہ میں مقبرہ بہشتی میں تشریف لے جا کر حضور نے حضرت اماں جان اور حضرت المصلح الموعودؓ کے مزاروں پر دعا فرمائی۔ احباب جماعت خاص طور پر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس دینی سفر میں ہر طرح حضور کا اور حضور کے رفقائے کار کا حافظ و ناصر ہو اس سفر کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے اور حضور کامیابی کے ساتھ واپس تشریف لائیں ٭

اخبار قادیان

٭ــــ محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان مورخہ ۲۷؍۵ کو تبلیغی و تربیتی دورہ مکمل کر کے واپس قادیان تشریف لے آئے محترم مولوی صاحب کی عدم موجودگی میں بعد نماز عصر مسجد مبارک میں مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ حدیث بخاری شریف کا درس دیتے رہے فجزاہ اللہ تعالیٰ مورخہ ۲۸؍۵ سے محترم مولانا امینی صاحب نے درس دینا شروع کر دیا ہے ٭ــــ محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے کی اہلیہ خورد تا حال بیمار چلی آرہی ہیں احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔
٭ــــ مورخہ ۲۹؍۵ کو بعد نماز عشاء مسجد اقصیٰ میں مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد قائد مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کی زیرِ صدارت مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کے ہر دو گروپ (صداقت و امانت) کا ایک مشترکہ تربیتی اجلاس ہوا جس میں مکرم مظفر احمد صاحب نفضل اور مکرم نصیر احمد یحییٰ نے تقاریر کیں۔

اعلانات نکاح

(۱) مورخہ ۲۹؍۵ کو محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے بعد نماز عصر مسجد مبارک میں مکرم اللہ بیلی صاحب ولد مکرم نور محمد صاحب ساکن کشن گڑھ ضلع اجمیر راجستھان کے نکاح کا اعلان مکرمہ شکیلہ بیگم صاحبہ بنت مکرم شمس الدین صاحب ساکن کیرنگ (اڑیسہ) کے ساتھ مبلغ ۲۰۰۰ روپے حق مہر کے عوض فرمایا۔ مکرم اللہ بیلی صاحب نے اس خوشی کے موقعہ پر مبلغ ۵ روپے اعانتِ بدر میں جمع کرائے ہیں احباب اس رشتہ کے بابرکت ہونے اور مثمر ثمرات حسنہ بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار: ظہیر احمد خادم انسپکٹر بیت المال آمد

(۲) ۱۴ اپریل ۱۹۷۸ء کو ڈھاکہ مسجد احمدیہ میں میری بچی عزیزہ حنیفہ نصرت سلمہا کا نکاح گیارہ ہزار ایک سو گیارہ روپے مہر کے عوض عزیزم محمد حسن صاحب سراجی پسر جناب لطیف الحسن صاحب سراجی سیکرٹری مال انجمن احمدیہ چٹاگانگ) کے ساتھ جناب مقبول احمد خان صاحب امیر انجمن احمدیہ ڈھاکہ نے پڑھا اور اجتماعی دعا کرائی احباب اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار: سید اعجاز احمد (صدر مربی ساکن برہمن بڑیہ بنگلہ دیش)

لوکل انجمن احمدیہ کے زیرِ اہتمام

قادیان دارالامان میں جلسہ یوم خلافت کا بابرکت انعقاد

علماء سلسلہ کی معلوماتی تقاریر

مرتبہ۔ جاوید اقبال اختر

قادیان ۲۷ ہجرت (مئی) آج مقامی طور پر صبح ٹھیک آٹھ بجے مسجد اقصیٰ میں جلسہ یوم خلافت اپنی سابقہ روایات کے مطابق منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت کے فرائض محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے سرانجام دیئے تمام احباب مستورات و بچوں بچیوں نے اجلاس میں شرکت فرما کر اجلاس کی روحانی برکات سے فائدہ اُٹھایا۔

اجلاس کی کارروائی کا آغاز مکرم عبدالکریم صاحب ملکانہ کی تلاوتِ کلام پاک سے ہوا۔ اس کے بعد خاکسار نے مکرم شیخ روشن دین صاحب تنویر مرحوم کا منظوم کلام ع

نظم کچھ کام نہیں دیتا خلافت کے بغیر

پڑھ کر سُنایا۔ بعدہٗ تقاریر کا آغاز ہوا۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان کی زیرِ عنوان

’خلافت کی ضرورت واہمیت‘

ہوئی آپ نے مختلف آیاتِ قرآنیہ اور احادیث نبویہ کے حوالے پیش کر کے خلافت کی ضرورت کو واضح کیا نیز موصوف نے بتایا کہ نبی ایک بیج ہوتا ہے اس بیج کی آبیاری اور نگہداشت خلافت کے ذریعہ ہی ہوتی ہے اور خلیفہ ہی نبی کی قائم کی ہوئی جماعت کو ترقی کی طرف لے جانے کا موجب ہوتا ہے اور اقامتِ صلوٰۃ اور وحدتِ قومی بھی خلافت کے ذریعہ ہی سے ممکن ہوتی ہے آخر میں موصوف نے خلافت کی اہمیت بھی آیاتِ قرآنیہ اور احادیثِ نبوی صلعم سے واضح کی۔

اجلاس کی دوسری تقریر مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری مدرس مدرسہ احمدیہ نے کی آپ کی تقریر کا عنوان

’برکاتِ خلافت‘

تھا۔ مقرر موصوف نے بتایا کہ خلافت کی پہلی برکت ملی وحدت کا قیام ہے اور خلیفہ کے ذریعہ ہی اجتماعیت اور اتحاد قائم ہو سکتا ہے چنانچہ اسلام کے صدر اوّل میں جب تک مسلمان خلافتِ راشدہ کے ساتھ منسلک رہے اس کے برکات وثمرات سے حصّہ لیتے رہے لیکن جونہی یہ اجتماعیت ختم ہوگئی اور اتحاد جاتا رہا اسی وقت سے وہ تنزل کی طرف جانے شروع ہو گئے۔ موصوف نے خلافت کی دوسری برکت نظامِ بیت المال کا قیام اور اس کا صحیح مصرف بتائی کیونکہ جماعت کی مختلف قسم کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے روپیہ پیسہ کی ضرورت ہوتی ہے اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے صحیح رنگ میں جمع شدہ اموال کو خرچ کرنا بھی ایک مؤید من اللہ وجود کا متقاضی ہے اسی غرض کے لئے نظامِ بیت المال قائم کیا گیا ہے خلافت کی تیسری برکت [illegible] سکینت کا موجب ہونا بتا کر موصوف نے واضح کیا کہ خلیفہ کا وجود جماعت کے لئے ایک ایسی ڈھال ہوتا ہے جسکے پیچھے ہو کر مؤمنین سکون حاصل کرتے ہیں وہ اُن کے حق میں دعائیں کرتے ہیں دل میں جماعت کا بڑا درد رکھتے ہیں۔ پریشان حال افراد خلیفۂ وقت کے پاس حاضر ہو کر دعا کی درخواست کر کے ضروری اُمور میں مشورہ لے کر تسکین قلبی حاصل کرتے ہیں اس کی واضح مثالیں احمدیہ جماعت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تینوں خلفائے عظام کے زمانہ میں دیکھ چکی ہے اور اب بھی مشاہدہ کر رہی ہے خدا تعالیٰ خلافت کے سائے کو ہم میں ہمیشہ قائم رکھے

اجلاس کی تیسری تقریر مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ کی ہوئی موصوف کی تقریر کا عنوان

’منکرینِ خلافت کا انجام‘

تھا۔ مقرر موصوف نے آیتِ استخلاف کی روشنی میں منکرینِ خلافت کے انجام کا ذکر کرتے ہوئے آیت استخلاف کے آخری حصہ من کفر بعد ذلک فاولٰئک ھم الفاسقون کا حوالہ دیا۔ اور بتایا کہ قرآنی فتویٰ کی رو سے وہ فاسق قرار پاتے ہیں جو اس بدعہدی کے مرتکب ہو جاتے ہیں جو انہوں نے نبی وقت کے ہاتھ پر بیعت کے وقت کیا تھا اس کے ساتھ وہ ان برکات سے محروم ہو جاتے ہیں جو خلافت سے وابستہ ہیں۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے موصوف نے بتایا کہ منکرین خلافت حضرت آدم علیہ السلام کے وقت سے پیدا ہوتے رہے ہیں اور ان کا انجام بُرا ہی ہوتا آیا ہے۔ شیطان ابتدائے آفرینش سے خلافت کو مٹانے کے درپے ہے اور اس کے راستے میں روڑے اٹکانے کی فکر میں لگا رہتا ہے لیکن آج تک وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد جماعتِ احمدیہ نے حضرت مولانا نورالدین صاحبؓ کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ لیکن بعض لوگوں کے دلوں میں خلافت کے بارہ میں اچھے خیالات نہیں تھے اور خلافتِ ثانیہ کے قیام کے ساتھ ہی وہ لوگ مقابل پر آگئے اور انہوں نے خلافت سے انکار کر دیا اور حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ کو خلیفۂ برحق تسلیم نہ کیا اور جماعت کے مرکز قادیان سے علیحدہ ہو گئے اور اس وقت یہ دعویٰ کیا کہ جماعت کا ۹۰ فیصد حصہ حضرت مرزا محمود کے ساتھ نہیں۔ لیکن یہ ان کا خیال تھا اور آہستہ آہستہ ان چند لوگوں میں سے بھی بیعت کر کے سلسلہ خلافت کے ساتھ منسلک ہوتے رہے اور آج منکرین خلافت کے جلسوں میں چند گنتی کے آدمی بھی نہیں ہوتے۔ اور انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقام کو کم کر دیا اور آپؑ کے احکامات کی بھی نافرمانی شروع کر دی ہے اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ سلسلہ خلافت کے ساتھ منسلک رہنے والوں کو دن دگنی رات چوگنی ترقی دیتا چلا جا رہا ہے۔

آخر میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے

خطاب

فرمایا۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے سورۃ نور کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سلسلہ نبوت قائم کر کے اس کے ذریعہ دنیا میں توحید قائم کی اور جب بھی ایسے وجود دنیا میں رونما ہوئے ان کے مقصد کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے خلافت کا سلسلہ بھی قائم ہوتا رہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل تمام تمام انبیاء اپنے اپنے وقت پر مبعوث ہوتے رہے اور کسی نبی کی قوتِ قدسی کے طفیل ان کے تابع نبی نہ مبعوث ہوئے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے یہ بات مخصوص فرما دی کہ آپ کی قوتِ قدسیہ کے طفیل اور آپ کی لائی ہوئی تعلیم کے تابع ہو کر نبوت کا سلسلہ جاری ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپ کی کامل اطاعت اور فنا فی الرسول ہو کر اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق حضرت امام مہدی علیہ السلام کے رنگ میں مبعوث ہوئے آپ نے قرآن کریم کی تعلیم کو ہر لحاظ سے قابل عمل بنا دیا اور آنحضرت کے صحیح مقام کو دنیا کے سامنے پیش کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ بھی اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ دو قدرتیں ظاہر فرمائے گا تاکہ آپ کے کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا جا سکے خدا کی پہلی قدرت تو حضور خود تھے جس کی وضاحت حضور نے رسالہ الوصیت میں فرما دی۔ دوسری قدرت سے مُراد جماعت میں خلافت کا قیام ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک دائمی نعمت ہے۔ جس کا سلسلہ جماعت میں ہمیشہ جاری رہے گا۔ دورانِ تقریر آپ نے خلافت کو ماننے کے نتیجہ میں جو برکات اور انعامات نازل ہوتے ہیں ان کا بھی ذکر فرمایا۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ ہم خلافت کے ساتھ وابستہ ہیں اور خلافت کی برکات سے متمتع ہو رہے ہیں محترم موصوف نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعودؓ نے خدام الاحمدیہ کو جو عہد دیا ہے اس عہد کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہیئے اور خلافتِ احمدیہ کو قائم رکھنے کے لئے ہر قربانی کے لئے ہمیشہ تیار رہنا چاہیئے اللہ تعالیٰ ان قربانیوں کو بڑھاتا ہے اور بڑھا چڑھا کر ان کے نتائج ظاہر فرماتا ہے۔ آپ نے آخر میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو خلافتِ اسلامیہ سے وابستہ رکھے اور ہم خلافت کی برکات سے ہمیشہ مستفیض ہوتے رہیں۔ آخر میں محترم صاحبزادہ صاحب نے لمبی پُرسوز دعا کرائی اور اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

میدانِ عمل کی تبلیغی یادوں کے چراغ

(آخری قسط)　　(۵)

ازمکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری سابق مبلغ ملائیشیا و مغربی افریقہ

آگ کے حادثہ سے معجزانہ حفاظت

منرو دیا (لائبیریا) میں قیام کے دوران ۱۹۵۹ء میں میرے اہل وعیال بھی میرے ساتھ تھے۔ احمدیہ دارالتبلیغ اس وقت منرو دیا کے رہائشی علاقہ میں لکڑی کی ایک وسیع دو منزلہ عمارت کے اوپر کے حصہ میں تھا وہاں پر ایک رات میرے بچے میرے علم کے بغیر اپنے کمرے میں اپنے سکول یونیفارم رات گئے تک استری کرتے رہے۔ چھوٹا لڑکا اپنے کپڑے استری کر کے سوگیا۔ مگر بڑا لڑکا بعمر ۱۱ سال الیکٹرک آئرن کا سُوئچ آن کرکے قریب ہی فرش پر ایسا لیٹا کہ آنکھ لگ گئی۔ اور شاید اس کے پاؤں کی ٹھوکر سے الیکٹرک آئرن فرش پر گر گئی جس سے پہلے فرش پر بچھی ہوئی دری کا اتنا حصہ جلا پھر لائنو اور پھر فرش کا موٹا تختہ جلتا رہا۔ حتّٰی کہ آگ نیچے کے شہتیر تک پہنچ گئی۔

مسیح موعودؑ اور جماعت کے طفیل بچاؤ

اس کمرے کے نیچے آتشبازی کی خاصی بڑی دکان تھی جس کا سامان امریکہ سے درآمد اور سخت آتشگیر تھا۔ لائبیریا میں تہواروں اور بیاہ شادی کے موقعہ پر آتشبازی کا بہت رواج ہے۔ تاہم اللہ تعالےٰ نے ایسا خاص فضل اور رحم فرمایا کہ آگ سلگتی تو رہی مگر نہ روشن ہوئی اور نہ ادھر اُدھر پھیلی ظاہر ہے کہ اس دوکان کو آگ لگنے کی صورت میں ساری عمارت کے جلنے کے علاوہ اس کے نیچے اور اوپر مقیم بیس پچیس افراد کا بچنا بھی مشکل تھا۔ میرا یقین ہے کہ یہ بچاؤ صرف اس لئے ہُوا کہ اللہ تعالےٰ کو یہ ملحوظ خاطر تھا کہ ایک عیسائی افریقن کی وہ عمارت اس وقت اس کے فرستادہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور مقدس جماعت کی تحویل میں تھی۔ اگر اس میں آگ بھڑک کر ہلاکت اور تباہی مچا دیتی تو شماتت اعداء کے علاوہ بہت بڑا مالی اور جانی نقصان ہو جاتا اور یہ گنہگار راقم الحروف اور اس کے اہل وعیال بھی اس کی لپیٹ میں آجاتے۔ مگر اللہ تعالےٰ نے کمال رحم وکرم سے یوں اپنی معجز نمائی اور قدرت کا جلوہ دکھایا کہ ایک طرف آگ کو تختوں سے نچلے شہتیر کی اوٹ میں رکھ کر نچلے حصّہ تک جانے سے اس نے روکے رکھا۔ اور دوسری طرف کوئی ڈیڑھ بجے شب یعنی آگ شروع ہونے سے اڑھائی گھنٹے بعد ایک دوسرے کمرے میں اس خاکسار عاصی اور خطا کار بندے کو اچانک جگا کر یہ احساس دلایا کہ کہیں کوئی کپڑا یا چیز جل رہی ہے۔

خاکسار جلدی سے اُٹھ کر پہلے اپنی بیوی کے کمرے میں گیا انہیں چھوٹے بچوں کے ساتھ محوِ خواب پاکر بڑے بچوں کے کمرے کی طرف گیا۔ دروازہ کھولا تو کیا دیکھتا ہوں کہ الیکٹرک آئرن کی تار سُوئچ میں لگی ہوئی ہے۔ بلب جل رہا ہے اور الیکٹرک آئرن کے چاروں طرف آگ کی سُرخی نظر آرہی ہے اور کچھ دھواں بھی نکل رہا ہے اور لڑکا پاس ہی فرش پر گہری نیند سو رہا ہے۔ مَیں نے پہلے سُوئچ آف کیا۔ پھر چھت کے اندر دھنسی ہوئی الیکٹرک آئرن کو سیدھا کیا تو دیکھا کہ اس کا نچلا حصّہ سُرخ ہے اور جہاں پر وہ گری ہوئی تھی وہاں اسی سائز کا ڈیڑھ انچ گہرا گڑھا سا پڑ گیا تھا۔ جسمیں ہر طرف سے آگ سُلگ رہی تھی۔ مَیں نے اسی وقت آہستگی اور انتہائی احتیاط سے وہ آگ ختم کی کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے کوئی چنگاری نیچے آتشیں کھیلوں کے سامان تک پہنچنے نہ پائی۔

اللہ تعالےٰ کا شکر

اس کے بعد بچوں اور بیوی کو جگا کر سارا ماجرا سُنایا اور بتایا کہ اگر اللہ تعالیٰ کا خاص غیبی ہاتھ نہ ہوتا تو کیا سے کیا ہو جانے والا تھا۔ پھر ہم دونوں میاں بیوی نے بعد عجز اللہ تعالےٰ کے حضور سربسجود ہو کر اس کا ہزار ہزار شکر ادا کیا کہ اس نے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طفیل اور جماعتی وقار اور حفاظت کی خاطر ہم عاجز وعاصی بندوں کی جان بخشی اور پردہ پوشی فرمائی اور جماعت کو اتنے بڑے نقصان اور شماتتِ اعداء سے محفوظ رکھا۔

الحمد للہ۔ اگلے روز پھر ہم نے ایک احمدی کارپنٹر کے ذریعہ بڑی احتیاط سے چھت کا وہ حصّہ اچھی طرح مرمت کرادیا اور اس واقعہ کی کسی کو کانوں کان خبر نہ ہوئی ؛

بیمار بچی کو جماعت کی برکت سے شفا

جزائر فجی میں ۱۹۷۱ء میں ایک شب تقریباً ایک بجے اچانک ہمارے احمدیہ دارالتبلیغ سوا (SUVA) کے صحن میں ایک کار آ کھڑی ہوئی جسمیں سے ایک سات آٹھ ماہ کے بچہ کے رونے کی آواز سے میری آنکھ کھل گئی۔ مَیں نے کھڑکی کھول کر معلوم کیا تو دیکھا ایک اجنبی نوجوان جوڑا رام پرکاش اور زینت النساء نامی میاں بیوی اپنی بیمار بچی کو دَم کرانے کے لئے آئے ہیں۔ فجی میں ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان ایسی شادیاں گزشتہ صدی سے ہورہی ہیں۔ گو اب ہماری جماعت کے اثر اور تبلیغ سے یہ سلسلہ خدا کے فضل سے کم ہو رہا ہے۔

دونوں میاں بیوی نے پھر اندر آ کر کہا کہ یہ بچی دو روز سے متواتر رو رہی ہے اور رات کو بھی نہیں سوتی۔ سوائے اس کے کہ اسے نیند کی کوئی دوائی پلائی جائے لیکن تھوڑی دیر سو کر پھر ڈرتی ہوئی اور کانپتی ہوئی اُٹھتی اور رونے لگ جاتی ہے ڈاکٹر بھی معلوم نہیں کر سکے کہ اسے کیا تکلیف ہے شائد کسی کا سایہ پڑ گیا ہے۔ ایک خالی بوتل بھی میرے سامنے رکھ دی کہ پانی دَم کر کے اس میں ڈال دیں۔ اِس دوران وہ بچی زور زور سے روئے جا رہی تھی۔ میرے لئے اس نوعیت کا فجی میں پہلا واقعہ تھا۔ مَیں نے پانی وغیرہ پر دَم کبھی نہیں کیا تھا۔ اس لئے مجھے کچھ گھبراہٹ ہوئی کہ کیا کروں۔ پھر مَیں نے بڑے کرب سے دل ہی دل میں اللہ تعالےٰ سے دعا کی کہ خدایا یہ لوگ تیرے اس گنہگار بندے کے پاس نہیں آئے بلکہ تیرے مسیح موعود علیہ السلام کے قائم کردہ مشن اور تیرے پیارے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مرکز اسلام میں شفا کی اُمید لے کر آئے ہیں تو انہیں ناکام نہ لوٹائیو اور اس ننھی سی بچی کو اپنے فضل سے اور اپنے پیاروں کے صدقے شفا عطا فرما دے

پھر مَیں نے روتی ہوئی بچی کو اپنی گود میں لے کر توجہ سے صرف سورۃ فاتحہ پڑھ کر بچی پر پھونکنا شروع کیا چند منٹوں میں محض اللہ تعالےٰ کے فضل سے بچی خاموش ہوگئی۔ اور والدین کے چہرے خوشی سے مسکرانے لگے۔ اس کے بعد مَیں نے دونوں کی شادی کا حال پوچھا وہ نوجوان کہنے لگا صرف میرا نام ہندوانہ ہے ورنہ مَیں اسلام کو سچا سمجھتا ہوں اور اسلامی طریق پر اس سے نکاح کرنے کو تیار ہوں۔ صرف اپنے والدین سے ڈرتا ہوں ظاہر نہیں کر سکتا۔ پندرہ بیس منٹ مَیں نے اُنہیں تبلیغ کی جس کے دوران بچی میری گود میں سوگئی۔ اس کی ماں جس کی آنکھیں پہلے غم سے غمناک تھیں۔ اب خوشی کے آنسو بہانے لگیں۔ اور پھر وہ خوشی خوشی بچّی کو لے کر لَوٹ گئے۔

اس کے چند دن بعد عید الاضحیٰ تھی۔ عید کے موقعہ پر اس بچی کے ماں باپ اپنی رسم کے طور پر عید کے تحائف پھل وغیرہ لے کر آئے۔ بچی بھی ساتھ تھی انہوں نے بتایا کہ اس روز سے بچی بالکل ٹھیک ہے کوئی سایہ وغیرہ نہیں۔ پھر مَیں نے انہیں تبلیغ اسلام اور نصیحت کی کہ پوری طرح مسلمان ہو کر نکاح کر لیں تیسری مرتبہ وہ لڑکی اپنی بوڑھی والدہ کو بھی ساتھ لیکر آئی اور پھر آہستہ آہستہ ہمارے ساتھ مسجد میں وہ لوگ نماز ادا کرنے لگے۔ مگر بعد میں معلوم ہُوا کہ وہ لوگ کسی اور جزیرہ میں تبدیل ہوگئے ہیں اور علم نہ ہو سکا کہ کہاں گئے ہیں؟ ؛

پیرامونٹ چیف ڈانڈی کالون کی جماعت میں شمولیت

سیرالیون کی ایک ریاست ڈارو DARO نامی کے موجودہ نواب ہمارے عزیز بھائی جناب ڈانڈی کالون Vandi Kallon نہایت مخلص مستقل مزاج اور ایک قابل رشک احمدی ہیں۔ مبلغین کرام اور نظام جماعت کے ساتھ ان کا تعاون اور محبّت خدا کے فضل سے جماعت سیرالیون کے بعض سابقون کیلئے بھی قابل تقلید ہے۔ یہ مخلص بھائی حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر نازل شدہ الہام یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُّوْحِیْٓ اِلَیْھِمْ مِّنَ السَّمَآءِ کی صداقت کا زندہ ثبوت ہیں۔ اس الہام میں اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بشارت دی تھی کہ عنقریب ایسے لوگ تیری جماعت میں داخل ہو کر تیرے مشن کو پھیلانے میں تیری مدد کریں گے جو آسمان سے ہماری طرف سے وحی والہام یا رؤیا کے ذریعہ ہدایت یافتہ ہوں گے

اُنہیں خاص دُعا کی تحریک

جناب نواب دانڈی کالون سے خاکسار ۱۹۴۶ء میں متعارف ہوا۔ جبکہ وہ ابھی نوجوان تھے اور سیرالیون کے مینڈے MENDE علاقہ کے ضلع کینما Kenema کی کسی ریاست میں ایک معمولی چیفڈم کلرک تھے۔ کینما میں قیام کے دوران خاکسار کو انہیں ایک دو مرتبہ تبلیغ کرنے کا موقعہ ملا۔ لیکن اس زمانہ میں وہ ہمارے خلاف کچھ تعصب کا شکار ہو جانے کی وجہ سے حقائق کو تسلیم کرنے سے اکثر گریز کر جاتے۔ تاہم خاکسار وقتاً فوقتاً انہیں اپنا لٹریچر بھیجتا رہا اور وقفہ وقفہ بعد جب کبھی ان سے ملاقات ہو جاتی، انہیں سمجھایا جاتا رہا کہ وہ احمدیت کے عقائد پر سنجیدگی سے غور کریں اور اپنی ہدایت و راہ نمائی کے لئے اللہ تعالیٰ سے خاص طور پر متواتر دعائیں کرتے رہیں۔

رؤیا کے ذریعہ جماعت میں شمولیت

اس کے بعد مہینے اور سال گزرتے گئے۔ حتیٰ کہ گذشتہ ۱۹۵۸ء میں ایک روز جبکہ "بو" احمدیہ مرکز میں خاکسار بعض خطوط ٹائپ کر رہا تھا۔ بچے باہر میدان میں کھیل رہے تھے کہ اچانک میرا سات آٹھ سالہ بچہ عزیز طاہر احمد بھاگا بھاگا میرے کمرے میں آ کر کہنے لگا:-

"ابا جان! باہر ایک اونچا لمبا دیوہیکل افریقن آ گیا ہے۔ جو ہمارے ساتھ فٹ بال کھیل رہا ہے اور کہتا ہے میں نے تمہارے ابا جان سے ملنا ہے کیا میں اسے اندر بلاؤں۔"

اس پر میں جلدی سے باہر نکلا تو دیکھا کہ ہمارے عزیز بھائی دانڈی کالون صاحب کھڑے ہیں۔ ہم نے بڑی گرمجوشی سے باہم معانقہ کیا اور پھر حال پرسی اور مناسب خاطر داری کے بعد میں نے ان سے دریافت کیا کہ کیسے تشریف لائے ہیں۔ وہ بذریعہ لاری تقریباً ۱۵۰ میل دور ڈارو سے تشریف لائے تھے۔ میرے اس سوال پر ان کے چہرہ پر مسرت اور مسکراہٹیں کھیلنے لگیں اور وہ اپنی کرسی اٹھا کر میرے بہت ہی قریب آ گئے پھر بڑے مسرت آمیز سرگوشی کے انداز میں کہنے لگے کہ آج میں آپ کے روحانی خاندان (جماعت) میں باقاعدہ شامل ہونے کے لئے آیا ہوں۔ آپ کو مبارک ہو کہ آخرکار اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے سچائی کی طرف میری راہ نمائی کر دی ہے چنانچہ دو روز ہوئے میں نے رؤیا میں دیکھا کہ میں آپ سے کہہ رہا ہوں کہ "مجھ پر حق واضح ہو چکا ہے۔ اور احمدیت کی سچائی کے متعلق اب مجھے کوئی شک و شبہ نہیں ہے اس لئے میری بیعت لے کر منظوری کے لئے حضور رض کی خدمت میں بھیج دیں۔ پھر جب میری آنکھ کھلی تو میں نے اپنے دل میں ایسی سکینت اور اطمینان محسوس کیا کہ میں وہ خوش آئند کیفیت بیان نہیں کر سکتا۔"

پھر کہنے لگے:-

"میرا یہ خواب میری متواتر دعاؤں کا نتیجہ ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی مجھ پر ایک خاص رحمت اور احسان ہے۔ اس لئے میں اس خواب کو عملی جامہ پہنانے کے لئے آپ کے پاس فوراً حاضر ہو گیا ہوں۔"

اس کے بعد انہوں نے کچھ مدت میرے پاس قیام کیا جس کے دوران انہیں جملہ جماعتی مسائل اور نظامِ جماعت کی اہمیت اور دیگر ضروری امور ذہن نشین کرائے گئے اور پھر بیعت فارم ان سے پُر کرا کے حضور رض کی خدمت میں روانہ کر دیا گیا۔ چنانچہ حضور رض نے ان کی بیعت قبول کر کے ان کے لئے دعا فرمائی۔

ظاہر ہے کہ انہیں لمبا عرصہ تبلیغ کی گئی اور میری بڑی خواہش رہی کہ کسی طرح وہ جلد از جلد احمدی ہو جائیں۔ مگر کئی سال گزرنے پر بھی مجھے کامیابی نہ ہوئی۔ سچ ہے

إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ

خواہ ہم کسی انسان کی ہدایت کے کتنے ہی شائق ہوں اور ان کی تسلی کے لئے خواہ کتنی ہی کوشش کریں جب تک اذنِ الٰہی اور منشائے خداوندی نہ ہو کوئی شخص ہدایت نہیں پا سکتا۔

حضرت مصلح موعود رض کی دعا سے حکمران بنے

تاریخی طور پر ایک خصوصیت جناب نواب دانڈی کالون صاحب کو یہ حاصل ہے کہ وہ بھی سیرالیون کے ان ریاستی نوابوں میں شامل ہیں جن کو اپنی ریاست کی سربراہی کے انتخاب میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی خاص دعا کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے کامیاب فرمایا۔ چنانچہ جماعت میں شمولیت کے بعد جب ان کی آبائی ریاست "ڈارو" کے سابق حکمران کی وفات ہو گئی تو دیگر اُمیدواروں کی طرح وہ بھی اپنا خاندانی حق لینے کے لئے بطور اُمیدوار کھڑے ہوئے اور میری تحریک پر انہوں نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو اپنی کامیابی کے لئے دعا کی بار بار درخواست کی۔ میں نے بھی حضور رض کو عرض کیا اور پھر الحمد للہ کہ مخالف حالات کے باوجود اللہ تعالیٰ نے انہیں کامیاب کیا اور ریاست کے حکمران تسلیم کر لئے گئے۔

قرآن کریم کا مینڈے میں ترجمہ کیا

آج کل ہمارے یہ حنیف بھائی خدا کے فضل سے سیرالیون کے چوٹی کے مخلص احمدی ممبران سیرالیون میں سے ہیں جماعت کے اہم ستونوں میں سے گنے جاتے ہیں اور جماعتی کاموں میں بڑے خلوص اور لگن سے حصہ لیتے ہیں اور ایک اہم جماعتی کارنامہ ان کا یہ ہے کہ وہ سیرالیون کی مینڈے زبان (MENDE) میں قرآن کریم کا مکمل ترجمہ کر چکے ہیں جس کا ایک حصہ چھپ بھی چکا ہے اور باقی زیر طبع ہے۔ اور آج کل مختصر تفسیری نوٹ انگریزی تفسیر القرآن سے مینڈے زبان میں تبدیل کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں بہت بہت خدمتِ دین کی توفیق دے۔ ایمان و اخلاص میں ترقی اور صحت و عمر میں برکت دے۔ آمین ثم آمین

کلانگر آگرہ کی شاہی مسجد میں احمدی مبلغ کی تقریر

کلانگر کی شاہی مسجد جو حال ہی میں مسلمانوں کے قبضہ میں آئی ہے۔ اس کے منتظمین سے مکرم ڈاکٹر بشیر احمد خان صاحب احمدی نے تبلیغی گفتگو کے بعد خاکسار کو آگرہ بلایا۔ چنانچہ خاکسار عزیزم مکرم جمیل احمد کے ہمراہ جمعہ کے روز آگرہ پہنچا۔ اس روز ڈاکٹر صاحب نے مسجد کے منتظمین سے تقریر کی اجازت لی اور بعد نماز جمعہ خاکسار کو تقریر کرنے کا موقعہ دیا۔ خاکسار نے "اسلام کی نشأۃ ثانیہ اور اس کے اسباب" پر تقریر کی خاکسار نے اپنی تقریر میں موجودہ زمانے میں مسلمانوں کے تنزل اور وعدہ الٰہی کے مطابق پھر عالمگیر غلبہ پر روشنی ڈالتے ہوئے جماعت احمدیہ کی خدمات کو پیش کیا۔ حاضرین کثیر تعداد میں شریک جلسہ تھے۔ تقریر کے بعد تمام سامعین نے خوشی کا اظہار کیا اور خاکسار سے مصافحہ اور معانقہ کیا۔ بعد ازاں خاکسار نے سامعین کے سوالات کے جواب دیئے جو انہوں نے جماعت احمدیہ کے متعلق کئے تھے۔ احباب دعا فرمائیں کہ مولیٰ کریم اس حقیر کوشش و خدمت کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے۔

خاکسار: مظفر احمد ظفر مبلغ سلسلہ مقیم صالح نگر

صالح نگر میں یوم تبلیغ

صالح نگر میں غیر از جماعت احباب کی خواہش اور مسجد احمدیہ صالح نگر کی تعمیر کی خوشی میں تبلیغی پروگرام بنایا گیا۔ چنانچہ گاؤں میں تبلیغی جلسے کی منادی کر دی گئی۔ مغرب و عشاء کی نماز کے بعد اطراف کے لوگ بنگلہ احمدی میں جمع ہو گئے۔ ٹھیک آٹھ بجے جلسہ کی کارروائی مکرم نور محمد خان صاحب کی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی۔ بعدۂ مکرم ماسٹر سعید احمد خاں نے ثاقب صاحب کی نظم سنائی۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم ڈاکٹر کرن سنگھ صاحب نے زیر عنوان "مذہب اور ہماری ذمہ داریاں" کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں حقوق العباد کو خاص طور پر پیش کیا۔ ازاں بعد مکرم نور احمد خان صاحب صدر جماعت صالح نگر نے تقریر کی۔ موصوف نے مسجد کی ضرورت و اہمیت اور افادیت پر روشنی ڈالی۔ بعدۂ عزیزان جمیل احمد اور سہراب احمد نے نظم احمدی خوش الحانی سے سنایا۔ آخر میں خاکسار نے تقریر کی اور مذہب کی ضرورت و اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے صداقتِ اسلام و احمدیت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض و غایت پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ کافی تعداد میں افراد شریکِ جلسہ ہوئے۔ اجتماعی دعا کے ساتھ یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ کے اختتام پر مکرم صدر جماعت احمدیہ صالح نگر کی طرف سے حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی جزاہم اللہ تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ اس تبلیغی جلسے کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے۔ اور ہمیں مقبول خدمات کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین

خاکسار:
مظفر احمد ظفر۔ مبلغ سلسلہ احمدیہ مقیم صالح نگر

محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کا یادگیر میں ورودِ مسعود اور دینی مصروفیات

مورخہ ۲۷؍۴ کو رات ۱۰ بجے محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان، محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب امیر جماعت احمدیہ یادگیر کے ہمراہ یادگیر تشریف لائے۔ محترم محمد نعمت اللہ صاحب غوری نائب امیر جماعت کی قیادت میں احباب نے آپ کا پرتپاک استقبال کیا۔

مورخہ ۲۸؍۴ کو جمعہ تھا۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے خطبہ جمعہ میں احباب جماعت کو مختلف تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔ اسی طرح بعد نماز مغرب و عشاء احباب سے خطاب فرمایا اور زرّیں نصائح سے نوازا۔

دیودرگ کو روانگی

مورخہ ۲۹؍۴ کو ساڑھے آٹھ بجے صبح آپ یادگیر سے دیودرگ کے لئے بذریعہ کار روانہ ہوئے۔ آپ کے ہمرکاب محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب۔ محترم سیٹھ محمد نعمت اللہ صاحب غوری اور خاکسار منظور احمد تھے۔ احباب جماعت نے مسجد احمدیہ دیودرگ میں محترم صاحبزادہ صاحب کا شایانِ شان استقبال کیا۔ تبلیغی و تربیتی جلسہ :- محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا۔ عزیز انیس احمد کی تلاوت قرآن اور مکرم عبدالغنی صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم عبدالحکیم صاحب نور نے محترم صاحبزادہ کی خدمت میں خوش آمدید عرض کرنے کے بعد مقامی جماعت کی بعض ضروریات اور خصوصیت سے مسجد کی تکمیل میں امداد کی درخواست کی۔ بعدازاں محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب نے خطاب فرمایا۔ آخر میں محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے احباب جماعت سے خطاب فرمایا آپ نے فرمایا کہ مسجد کے متعلق یہ بات یاد رکھیں کہ اس قسم کے کام جماعتی نظام کے تحت ہونے چاہئیں۔ ان ذرائع کو اختیار کریں۔ اس کے بعد آپ نے احباب جماعت کو اپنا علمی اور عملی معیار بڑھانے اور اپنے اندر تقویٰ پیدا کرنے کی تلقین فرمائی۔

تیماپور کے لئے روانگی

دیودرگ سے تیماپور پہنچے۔ احباب جماعت نے پرجوش استقبال کیا۔

تبلیغی و تربیتی جلسہ :- مکہ مسجد تیماپور میں زیر صدارت محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ مکرم محمود احمد عجب شیری صاحب کی تلاوت قرآن مجید کیساتھ کارروائی کا آغاز ہوا۔ بعدہٗ محترم صاحبزادہ صاحب نے حاضرین سے خطاب فرمایا جس میں احمدی احباب کے علاوہ غیر از جماعت دوست بھی شریک تھے۔ آپ نے اپنے خطاب میں انسانی زندگی کے مقصد اور اس کے حصول کے ذرائع پر مؤثر انداز سے روشنی ڈالی۔

جلسہ اور دیگر جماعتی امور سے فراغت کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے اراکین وفد اور دیگر احباب جماعت کے ساتھ مکرم محمود احمد صاحب چنتو ندرگ صدر جماعت احمدیہ تیماپور کے مکان پر کھانا تناول فرمایا اور آخر میں اہل خانہ کے لئے دعا فرمائی تیماپور سے رات ساڑھے دس بجے یادگیر کے لئے روانگی ہوئی اور قریباً بارہ بجے شب ہم سب بخیریت یادگیر پہنچ گئے۔ الحمد للہ!

یادگیر سے واپسی

مورخہ ۳۰؍۴ کو محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب یادگیر سے محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب کے ہمراہ حیدرآباد کے لئے روانہ ہوئے۔ روانگی سے قبل آپ نے مختلف کارخانہ جات میں تشریف لے جاکر اُن کے مالکان کی خواہش پر کاروبار میں برکت کے لئے دعا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور اللہ تعالیٰ آپ کے اس سفر کو بابرکت بنائے آمین۔

خاکسار:
منظور احمد - مبلغ یادگیر

درخواست دعا:- مکرم جمال محمد صاحب آف راوڑ کیلہ مع اہل و عیال زیارت مقامات مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے تھے موصوف نے مبلغ ۴۰/- روپیہ درویش فنڈ میں ادا کرکے اپنے چھوٹے بچے کیلئے جو قریباً پانچ سال ٹھیک طرح بولنے اور سننے سے محروم ہے۔ ۱۵ ار جون کو آپریشن ہونیوالا ہے عزیز کی کامل صحت کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

خاکسار: جلال الدین نیر انسپکٹر بیت المال قادیان

ولادت:- سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور بزرگان سلسلہ کی دعاؤں کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے میرے بڑے لڑکے شاہ امتیاز احمد کو پہلی اولاد نرینہ سے نوازا ہے الحمد للہ۔ نومولود محترمہ میمونہ صاحبہ صحابیہ حضرت مسیح موعودؑ کا پڑپوتا - شاہ شکیل احمد مرحوم کا پوتا اور شاہ ڈاکٹر شمیم احمد صاحب کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ نومولود ؟؟

بھوبنیشور (اڑیسہ) میں ایک کامیاب تبلیغی جلسہ!

مرکزی پروگرام اور مقامی جماعت کے فیصلہ کے مطابق صوبہ اڑیسہ کے دارالسلطنت بھوبنیشور میں ایک عظیم الشان تبلیغی جلسہ منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ چنانچہ پروگرام کے مطابق مورخہ ۳۰؍اپریل بروز اتوار شام ۶ بجے صوبہ اڑیسہ کے واحد سرکاری ایئرکنڈیشن ہال "SUCHANA BHAWAN" میں یہ تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا۔

اگرچہ کہ یہاں کی جماعت بہت مختصر ہے تاہم صدر جماعت محترم مولوی سید منظور احمد کی کوششوں اور مقامی خدام کے تعاون سے تھوڑے سے وقت میں ہزاروں کی تعداد میں پوسٹر، دعوت نامے اور اشتہارات شائع کیے اور کثیر تعداد میں معززین اور تعلیمیافتہ طبقہ میں تقسیم کیے گئے۔ جلسہ سے چند روز قبل آل انڈیا ریڈیو کٹک سے جلسہ کے متعلق خبر نشر کروائی گئی۔ نیز اخبارات کے ذریعہ بھی اس کی تشہیر کی گئی۔

مورخہ ۲۸؍۴ کو صبح کے وقت علمائے کرام کا وفد محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان۔ محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی۔ محترم مولانا عبدالحق صاحب فضل برہمپور پہنچا۔ اسی روز شام ۶ بجے "SUCHANA BHAWAN" میں ڈاکٹر ہرے کرشنا مہتاب سابق گورنر بمبئی و سابق وزیر اعلیٰ اڑیسہ کی زیر صدارت جلسہ کا آغاز مکرم مولانا عبدالحق صاحب فضل کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ بعدہٗ مکرم مولوی شمس الحق صاحب معلم وقف جدید نے نظم پڑھی۔ اسکے بعد خاکسار نے بزبان انگریزی تعارفی تقریر کی بعدازاں محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ نے "قومی یکجہتی اور بین الاقوامی برادری" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ موصوف نے بتایا کہ سائنس اور ٹکنالوجی کی ترقی کے نتیجہ میں امن کی بجائے دنیا کی تباہی و بربادی کے سامان تیار کئے جارہے ہیں اور مختلف ازموں کا جائزہ پیش کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ یہ سب قیام امن کی کوششوں میں ناکام رہے ہیں۔ آخر میں آپ نے اسلام اور بانی اسلام کی امن بخش تعلیمات کا ذکر کرتے ہوئے اس زمانہ میں امن کے شہزادہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی اس بارے میں کوششوں کا ذکر کیا۔

دوسری تقریر محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی کی ہوئی۔ عنوان تھا "کلکی اوتار مسیح اور مہدی کا ظہور"۔ موصوف نے قرآنی آیات اور وید گیتا کے شلوکوں کی روشنی میں توحید باری تعالیٰ اور کلکی اوتار کی آمد و صداقت پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اور ثابت کیا کہ موجودہ زمانہ کلجگ کا زمانہ ہے اور کتب مقدسہ اور بانیانِ مذاہب کی پیشگوئیوں کے مطابق عین وقت پر خدا تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کو قادیان کی مقدس سرزمین سے ظاہر فرمایا اور اپنے الہام سے نوازا۔ آخر میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو ثابت کرتے ہوئے آپ کی طرف سے مختلف اہل مذاہب کو دی گئی دعوت مقابلہ کا ذکر کیا۔ آپ کی اس مؤثر اور معلومات افزا تقریر سے خصوصاً ہندو سامعین بہت متاثر ہوئے۔

بعدازاں مکرم مولوی شمس الحق صاحب معلم وقف جدید نے نظم "جے جے شری احمد چندر کلجگ کے اوتار" خوش الحانی سے پڑھی۔ نیز ہمارے نومسلم احمدی نوجوان عبداللہ بن سلام نے اردو نظم کے چند اشعار سنائے۔

آخر میں ڈاکٹر ہرے کرشنا مہتاب نے اپنی صدارتی تقریر میں بتایا کہ میرا جماعت احمدیہ کے ساتھ قریباً بیس سال سے تعلق ہے۔ آپ نے فرمایا کہ علمائے کرام نے جو بیان فرمایا اور جماعت احمدیہ جو امن و شانتی کی تعلیم پیش کرتی ہے اس سے میں متفق ہوں۔ اگر دنیا چاہتی ہے کہ امن و شانتی حاصل کرے تو اسے بہرحال دھرم کے سچے اصولوں کو اپنانا ہوگا۔

صدارتی خطاب کے بعد مکرم سید منصور احمد صاحب نے انگریزی میں صاحب صدر اور جملہ حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

اس جلسہ میں شرکت کے لئے کیرنگ سے بھی کئی دوست آئے تھے۔ اور اسی طرح کافی تعداد میں غیر مسلم دوست بھی شریک جلسہ ہوکر ہمارے پروگرام کو دلچسپی سے سنا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تبلیغی جلسہ کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے۔ اور صدر جماعت احمدیہ بھوبنیشور اور جملہ خدام کو اپنی طرف سے بہترین جزاء عطا فرمائے۔ آمین!

خاکسار:
سید عبدالسلام بی اے۔
نائب صدر جماعت احمدیہ بھوبنیشور (اڑیسہ)

تمام کی صحت و سلامتی، درازئ عمر اور نیک و خادم دین بننے کیلئے دعا فرمائیں۔
خاکسارہ: جمیلہ خاتون۔ گیا

امریکہ میں تبلیغی سرگرمیاں!

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر احمدی دُنیا کے جس خطہ میں بھی رہتا ہو تبلیغ اسلام و احمدیت میں سرگرم رہتا ہے۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ احمدی حقیقت پر مبنی عقائد کو مانتے ہیں۔

پچھلے ماہ امریکہ کی ریاست FLORIDA کے پُرفضا مقام MIANIC BEACH مکرم تدبیر احمد صاحب اپنے ایک دوست کے ساتھ رخصتوں میں گئے اور وہاں اس کی پھوپھی کے گھر قیام کیا۔ یہ فیملی کنیڈین سفید فام ہے۔ شام کے کھانے پر اکثر مذہبی گفتگو ہوتی تھی۔ اس خاتون اور اس کے لڑکے نے کہا کہ ہم اس عقیدے پر یقین نہیں کرتے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر چلے گئے ہیں۔ یہ بات ہماری عقل میں نہیں آتی۔ کہ ایک شخص آسمان پر اپنی زندگی گزار سکتا ہے۔ مکرم تدبیر احمد صاحب نے جب اپنا عقیدہ بتایا کہ ہم تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وفات یافتہ یقین کرتے ہیں تو کہنے لگے یہ بات تو عقل میں آتی ہے اور میری عقل اس عقیدہ کو تسلیم کرتی ہے۔ اس خاتون نے اسلام کے متعلق اور سوالات کئے جن کے جواب سننے کے بعد اس کو اسلام سے دلچسپی ہو گئی چنانچہ اس نے مکرم تدبیر احمد صاحب سے کہا وہ گھر جا کر اس کے لئے اسلام کے متعلق لٹریچر ارسال کریں۔ ہم نے اس کو لٹریچر ارسال کر دیا ہے۔

ڈاکٹر منٹگمری واٹس (جو بین الاقوامی شہرت کے مالک ہیں اور اسلام کے متعلق Authority مانے جاتے ہیں انہوں نے اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق تین چار کتب لکھی ہیں) نے مورخہ ۵ را پریل کو CARELTON UNIVERSITY. OTTAWA. ONTARIO. CANADA. میں "اسلام" کے موضوع پر دو لیکچر دئیے۔ مکرم مولوی منصور احمد صاحب کو اس سے ایک دن قبل آنے کی درخواست کی گئی تا وہ ان تقاریر میں شامل ہو سکیں اور ملاقات بھی ہو جائے۔ ڈاکٹر منٹگمری واٹس صبح کے لیکچر کے بعد ہم دونوں سے ملے اور بتایا کہ وہ جماعت احمدیہ سے واقف ہیں اور یہ سوال کیا کہ ہم لاہوری جماعت سے تعلق رکھتے ہیں یا قادیانی ہیں۔ یہ معلوم کر کے کہ ہم جماعت مبایعین سے تعلق رکھتے ہیں انہوں نے بتایا کہ وہ ربوہ جا چکے ہیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کر چکے ہیں۔ چنانچہ اپنے دوسرے لیکچر میں اسلام کے مختلف فرقوں کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے جماعت احمدیہ کا خاص طور پر ذکر کیا اور بتایا کہ اس جماعت کے دو ممبر بھی یہاں موجود ہیں۔ مکرم مولوی منصور احمد صاحب بشیر نے ڈاکٹر واٹس کی خدمت میں قرآن کریم مترجم (تفسیر صغیر) اور کچھ جماعتی لٹریچر پیش کیا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے حقیر مساعی میں برکت ڈالے آمین۔

خاکسار: عزیز احمد۔ مقیم کینیڈا

جماعت احمدیہ بریشہ (بنگال) کا سالانہ جلسہ!

مورخہ ۸/۵/۶۸ کو جماعت احمدیہ بریشہ ضلع ۲۴ پرگنہ صوبہ بنگال کا سالانہ جلسہ ہائی اسکول کے وسیع گراؤنڈ میں منعقد ہوا اس جلسہ میں مختلف جگہوں سے احمدی احباب کے علاوہ غیر مسلم دوستوں نے بھی شرکت کی ——— مہمان خصوصی محترم سید محمد نور عالم صاحب امیر جماعت احمدیہ کلکتہ اور جلسہ کی صدارت کیلئے مقامی کالج کے پرنسپل جناب اے۔ کے۔ باسو بھی مدعو تھے۔ چنانچہ دونوں معززین نے بڑی خوشی سے ہماری دعوت قبول کر کے جلسہ میں شرکت کی۔

پانچ بجے جلسہ کی کارروائی مکرم رمضان علی صاحب صدر جماعت احمدیہ ہوگلہ کی تلاوت قرآن مجید کے ساتھ شروع ہوئی بعدہٗ مکرم ناصر احمد صاحب بانی آف کلکتہ نے خوش الحانی سے نظم سُنائی۔ اس کے بعد مکرم غلام علی صاحب سیکرٹری تبلیغ بریشہ نے افتتاحی تقریر کرتے ہوئے مہمان خصوصی کو ایڈریس پیش کیا اور دُور دراز سے آئے ہوئے جملہ مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ بعد ازاں محترم سید محمد نور عالم صاحب نے جلسہ پیشوایان مذاہب کے منانے کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد بہ تفصیل ذیل دس تقاریر ہوئیں:-

(۱) مکرم مولوی عبدالمطلب صاحب مبلغ مرشد آباد بعنوان "نشکلنک کلکی اوتار"

(۲) مکرم مبشر احمد صاحب آف کلکتہ بزبان انگریزی "Peace Can be maintained only Through Religion."

(۳) جناب سوامی بھگوتی نند (رام کرشن مشن) آف کلکتہ۔ "حضرت شری کرشن علیہ السلام کی سیرت"

(۴) مکرم سیٹھ منیر احمد صاحب بانی آف کلکتہ۔ بعنوان "ضرورتِ مذہب"

(۵) مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر انچارج مبلغ کلکتہ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت و سوانح۔

(۶) الحاج مکرم احمد توفیق چودھری صاحب آف بنگلہ دیش "انبیاء کرام اور مذاہب عالم"

(۷) Mr. Y.D. Tewari proffesor Bishop college Calcutta. بعنوان "حضرت یسوع مسیحؑ کی سیرت و سوانح"

(۸) مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب سیکرٹری تبلیغ کلکتہ۔ بعنوان "عصمت انبیاء"

(۹) خاکسار نور الاسلام مبلغ سلسلہ بعنوان "حضرت امام مہدی علیہ السلام کی سیرت و سوانح"

آخر میں صدر جلسہ نے بہت خوشی اور عقیدت کا اظہار کیا۔ اور محترم سید محمد نور عالم صاحب نے اجتماعی دُعا کرائی اور جلسہ ختم پذیر ہوا۔

خاکسار: نور الاسلام۔ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔

درخواست ہائے دُعا

(۱) خاکسار کے چھوٹے بیٹے عزیز اسرار احمد صدیقی سلمہٗ نے امسال الہ آباد ایجوکیشن بورڈ سے میٹرک کا امتحان دیا ہے۔ نتیجہ نکلنے والا ہے۔ جملہ احباب جماعت کی خدمت میں نتیجے کی نمایاں کامیابی اور دینی و دُنیوی حسنات سے فیضیاب ہونے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: محمد شفیع صدیقی چمن گنج کانپور

(۲) خاکسار مدرسہ احمدیہ کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد امسال پنجاب یونیورسٹی سے ۲۰ رجون ۶۸ء کو مولوی فاضل کے امتحان میں شریک ہو رہا ہے۔ جملہ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اعلیٰ نمبروں میں کامیابی اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی احسن رنگ میں خدمات کی توفیق پانے کے لئے دُعا فرمائیں۔
خاکسار: سید صباح الدین قادیان

(۳) میرے والد محترم۔ والدہ محترمہ اور دادی صاحبہ بہت کمزور ہو گئے ہیں ان سب کی کامل صحت اور درازیٔ عمر کیلئے۔ اپنے بھائی زکی احمد کے کاروبار میں ترقی کیلئے اور وسیم احمد کے B.Sc فائنل کے امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے احباب جماعت سے عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسارہ: رضیہ سلطانہ بنت غلام محمود علی بھدرک (اڑیسہ)

(۴) میرے چھوٹے بھائی فصیح الدین صاحب چنداپور کی بیوی کے اور میری بہن احمدی بیگم زوجہ میر احمد اشرف آف جڑچرلہ کے زچگی کے ایام ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ آسانی سے اس مرحلہ سے گزارے اور اولادِ نرینہ سے نوازے۔ خاکسار: محمد معین الدین احمدی۔ چنداپور

(۵) میرے شوہر مذمل احمد خانصاحب اور میرے بچے منصور احمد خان اور مسرت الماس کی صحت و تندرستی والی لمبی عمر اور میرے دیور مبارک احمد خانصاحب کی پریشانیوں کے ازالہ کے لئے احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسارہ: قدسیہ سلطانہ۔ بوکارو

(۶) مکرم عبدالقادر صاحب آف سانان کولم کافی دنوں سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ شفائے کاملہ و عاجلہ کیلئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: مبارک احمد مدراسی۔ متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

دُعائے مغفرت

۱۔ محترمہ خالہ جان احمدی خاتون صاحبہ زوجہ مکرم مستری محمد تقی صاحب مودھا مورخہ ۹/۵/۶۸ کو وفات پا گئی ہیں انا للہ و انا الیہ راجعون ۔ مرحومہ موصیہ تھیں اور بہت خلوص رکھنے والی صوم و صلوٰۃ کی پابند تھیں۔ مہمانوں کی تواضع میں بہت خوشی محسوس کرتیں۔ اچانک سر اور آنکھوں میں درد شروع ہوا اور چند لمحوں بعد ہمیشہ کے لئے ہم سے جدا ہو گئیں۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو غریق رحمت کرے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے
خاکسار: محمد انعام ذاکر۔ قادیان

۲۔ افسوس کہ مورخہ ۱۹ رمئی ۱۹۶۸ء بروز جمعۃ المبارک، خاکسار کے چچازاد بھائی عزیز مکرم غلام نبی صاحب ناظر و عبدالرحیم صاحب ساجد کی والدہ محترمہ مختصر سی علالت کے بعد وفات پا گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ۔
مرحومہ شریف النفس، کم گو اور مخلص موصیہ تھیں۔ احباب جماعت دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو غریق رحمت کرے اور درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین
خاکسار: عبدالحمید ٹاک۔ یاری پورہ (کشمیر)

دُعائے نعم البدل:- عزیز محمد شاہد ولد مکرم محمد الیاس صاحب قریشی آف بریلی کو اللہ تعالیٰ نے پہلی بچی عطا فرمائی جو دو ماہ بعد ۱۰/۵/۶۸ کو وفات پا گئی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون نعم البدل کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: عبدالحق فضل۔ مبلغ سلسلہ

سپین میں تبلیغِ اسلام بقیہ صفحہ اوّل

عبد الرحمٰن الاوّل کی بنائی ہوئی مسجد کی چوڑائی ۷۳ میٹر اور لمبائی ۷۹ میٹر تھی لیکن بعد میں چونکہ اس میں اضافے ہوتے رہے اس لئے مسجد کے مسقّف حصّہ کی چوڑائی ۱۳۰ میٹر اور لمبائی ۱۸۰ میٹر ہے۔ اور کل رقبہ ۲۳۴۰۰ مربع میٹر ہے۔ اب مسجد کے اندر عیسائیوں کے متعدد گرجے ہیں۔ اور ان گرجوں کو زیب و زینت سے آراستہ کیا گیا ہے۔

خاکسار کو قرطبہ کے علاوہ غرناطہ جانے کا بھی موقع ملا۔ جہاں لٹریچر تقسیم کیا۔ یہاں مسلمانوں کا ایک خوبصورت اور اہم تاریخی محل "الحمراءؐ" ہے۔ یہ محل ایک پہاڑ کی بلندی پر واقع ہے۔ یہی وہ محل ہے جس کی دیواروں اور چھتوں پر جگہ جگہ "العزۃ للّٰہ۔ لا غالب الّا اللّٰہ۔ القدرۃ للّٰہ۔ وغیرہ الفاظ کندہ ہیں۔ اس کے متعلق یہ واقعہ مشہور ہے کہ جب یہ محل پایۂ تکمیل کو پہنچا۔ اور بادشاہ اس میں داخل ہوا تو اس کی خوبصورتی اور زیب و زینت کو دیکھ کر دنگ رہ گیا۔ اور حکم دیا کہ جب تک مذکورہ بالا فقرات نہ لکھ دیئے جائیں محل میں داخل نہ ہونگا۔ یہ محض خدا کے فضل سے ہے جس نے محل تعمیر کرنے کی توفیق دی۔ کیونکہ سب عزتیں اور قدرتیں اللہ تعالےٰ کو ہی زیبا ہیں۔

ان آثار قدیمہ کو دیکھ کر جہاں مسلمانوں کے شاندار ماضی کی یاد تازہ ہوتی ہے اور ایمان لانے کی بدولت اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو جو ترقیات دیں ان کو دیکھ کر بے اختیار دل حمد باری سے بھر جاتا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی مسلمانوں کی اپنی ہی سستیوں اور غفلتوں کے نتیجہ میں جو انقلاب آیا اور جس کی وجہ سے اسلام کے نام لیواؤں کے لئے سپین میں کوئی جگہ نہ رہی۔ قتل و غارت اور بربریت کے دور میں لاکھوں مسلمانوں کو ہلاک کر دیا گیا یا زبردستی عیسائیت قبول کرنے پر مجبور کر دیا گیا۔ ان حالات کو معلوم کر کے دل کو سخت تکلیف اور کرب ہوتا ہے۔ اور دردِ دل سے دعا نکلتی ہے کہ اے خدا اپنے فضل سے اور قدرت کاملہ کے ساتھ پھر سرزمین اندلس کو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و سلم کے سچے غلاموں سے آباد کر دے۔

چنانچہ ۱۹۷۰ء میں ہمارے موجودہ امام حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ العزیز غلبہ اسلام کی مہم کو تیز تر کرنے کے لئے سپین تشریف لائے تو شہر غرناطہ میں حضور نے سرزمین سپین میں اسلام کی پھر سے سربلندی کے لئے اللہ تعالےٰ کے حضور درد مندانہ دعائیں کی تو اللہ تعالیٰ نے بذریعہ الہام ہمارے مقدس امام ہمام کو ان الفاظ میں بشارت دی

وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ إِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ أَمْرِهٖ۔ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا۔

ترجمہ:- اور جو کوئی اللہ پر توکل کرتا ہے وہ (یعنی اللہ) اس کے لئے کافی ہے۔ یقیناً اللہ تعالےٰ اپنے مقصد کو پورا کر کے چھوڑتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے ہر چیز کا اندازہ مقرر کر چھوڑا ہے۔

حضرت اقدس نے اس سفر سے واپسی پر ایک خطبہ جمعہ ارشاد کرتے ہوئے فرمایا:-

"ہم مسلمان سپین میں تلوار کے ذریعہ داخل ہوئے اور اس کا جو حشر ہوا وہ ظاہر ہے اب وہاں ہم قرآن لے کر داخل ہوئے ہیں اور قرآن کی فتوحات کو کوئی طاقت زائل نہیں کر سکتی۔"

(تاریخ احمدیت جلد ۱۲ صفحہ ۱)

ملکہ سپین و دیگر افراد کو تبلیغِ اسلام

مکرم چوہدری کرم الٰہی صاحب ظفر مشنری انچارج بمعہ اپنی اہلیہ محترمہ ملکہ سپین کو پیغام اسلام پہنچانے کی غرض سے ان کے محل تشریف لے گئے۔ چالیس منٹ تک بڑے خوشگوار ماحول میں اسے اسلام و احمدیت کی صداقت کے دلائل دیئے اور اسے بتایا کہ دنیا کا آئندہ امن اور سلامتی اسلام و احمدیت سے وابستہ ہو چکی ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی کی پیشگوئی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی (مسیح موعود) علیہ السلام کے مبارک وجود میں پوری ہو چکی ہے۔ اس موقعہ پر ملکہ کی خدمت میں قرآن کریم لائف آف محمد و دیگر اسلامی لٹریچر بھی پیش کیا گیا۔ جو ملکہ نے شکریہ کے ساتھ قبول کر لیا۔ (اس کی تفصیلی رپورٹ بدر میں شائع ہو چکی ہے۔)

سپین کے متعدد باشندوں کے علاوہ مشن ہاؤس میں عراق، مصر، سوڈان، چین، جاپان، کینیڈا، نائیجیریا وغیرہ ممالک کے افراد بھی تشریف لاتے رہے۔ جنہیں اسلام اور احمدیت سے متعارف کرانے کے علاوہ ان کے سوالات کے تسلی بخش جوابات امیر صاحب دیتے رہے اور ان کو لٹریچر بھی دیا گیا۔ مشن ہاؤس تشریف لانے والوں میں سپین کے ایک رسالہ Islamo cristiano. کے ایڈیٹر اور سفارت خانہ نائیجیریا کے اکنامکس اینچی بھی ہیں۔ جنہیں تفصیلاً پیغام حق پہنچایا گیا۔

تقسیم لٹریچر

سپین کے دارالحکومت میڈرڈ اور دوسرے شہروں میں ہزاروں کی تعداد میں "میں اسلام کیوں مانتا ہوں" "حضرت مسیح موعودؑ آ گئے" "احمدیت کیا ہے؟" "حضرت مسیح مبارک تھے ملعون نہ تھے" "پیغام امن و حرف انتباہ" "لائف آف محمدؐ" وغیرہ لٹریچر لوگوں کے گھروں کے لیٹر بکسوں میں ڈالا گیا اور سنجیدہ افراد کو بھی برائے مطالعہ دیا گیا۔ جس کے نتیجہ میں متعدد خطوط بھی موصول ہوئے۔ جن کے جوابات مشن کی طرف سے بھجوائے گئے۔ ایک مرتبہ مکرم و محترم امیر صاحب کے ہمراہ میڈرڈ کے ایک چرچ میں جانے کا موقع ملا۔ جب پادری صاحب کا لیکچر ختم ہوا تو امیر صاحب نے ایک سوال کرنے کی اجازت چاہی مگر پادری مذکور مکرم امیر صاحب کو جانتا تھا کہ یہ احمدی مبلغ اسلام ہیں اس لئے سوال کی اجازت دینے سے انکار کر دیا۔

لیکن جب چرچ سے لوگ باہر نکلے تو مکرم امیر صاحب نے بیسیوں افراد کے ساتھ حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے متعلق ½ گھنٹہ تک گفتگو کی۔ اور متعدد افراد کے سوالات کے جوابات دیئے۔ اور خاکسار نے اس موقع پر جملہ حاضرین میں اسلامی لٹریچر تقسیم کیا۔

سپین کے پانچ صد اخبارات کے ایڈیٹروں کو سلسلہ کا لٹریچر بھجوانے کے علاوہ سپین کی مختلف یونیورسٹیوں (یعنی میڈرڈ۔ غرناطہ۔ قرطبہ۔ مالقہ۔ اشبیلیہ۔ سلامانقہ sevilla) کے ہزاروں پروفیسروں کو بذریعہ ڈاک حرف انتباہ۔ میں اسلام کیوں مانتا ہوں۔ احمدیت کیا ہے۔ لائف آف محمد۔ و دیگر لٹریچر بھجوایا۔ نیز ۸۰ کے قریب کارڈینل بشپ اور آرچ بشپ صاحبان کو بھی مذکورہ لٹریچر بھیجا گیا۔ علاوہ ازیں سپین کے بیسیوں شہروں اور قصبوں کے میئرز اور اہل علم حضرات کو بھی لٹریچر بذریعہ ڈاک ارسال کیا گیا۔ ارجنٹائن کے ۲۲ سینٹرز کو بھی سلسلہ کا لٹریچر ارسال کیا گیا۔

مرکز سے آمدہ رسالہ جات ریویو آف ریلیجنز انگریزی اور رسالہ تحریک جدید بھی بعض سرکردہ احباب اور بعض اہم کلچرل سنٹرز کو بھجوائے جاتے رہے۔ سپینش لٹریچر کے علاوہ عربی اور انگلش لٹریچر بھی عربی اور انگلش بولنے والوں کو دیا جاتا رہا۔

اشاعت لٹریچر:- عرصہ زیر رپورٹ میں حرف انتباہ۔ احمدیت کیا ہے۔ میں اسلام کیوں مانتا ہوں۔ ۱۰،۱۰ ہزار کی تعداد میں چھپوائے گئے۔

سپینش رسائل میں جماعت کی تبلیغی سرگرمیوں کا ذکر

سپین میں کیتھولک چرچ کے ایک کثیر الاشاعت رسالہ "ECCLESIA" کے زیر عنوان "مسلم جماعت احمدیہ" ایک مضمون شائع کیا۔ اور ساتھ ہی مکرم و محترم چوہدری کرم الٰہی صاحب ظفر مشنری انچارج کی نمایاں تصویر بھی شائع کی۔ (اس کی تفصیل بدر میں شائع ہو چکی ہے)

اسی طرح ایک اور رسالہ جو سپینش اور عربی زبان میں شائع ہوتا ہے اس نے لکھا:-

احمدیوں کا دعویٰ ہے کہ وہ سچے مسلمان ہیں۔ احمدی اللہ تعالےٰ پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور قرآن کریم کو کامل شریعت سمجھتے ہیں۔ احمدیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے اور نہ ہی آسمان پر گئے ہیں بلکہ کشمیر میں انہوں نے وفات پائی ہے۔ اور اب اس زمانہ میں حضرت احمد (علیہ السلام) مسیح موعود اور مہدی کے رنگ میں ظاہر ہوئے ہیں۔

(اسلامو کرستیانو)

حضرت مسیح علیہ السلام کی زندگی پر جدید کتب

مورخہ ۲-۳-۴ جون ۱۹۷۸ء کو لندن میں وفات مسیح کے بارے میں جو انٹرنیشنل کانفرنس منعقد ہونے والی ہے اس کی خبر

بھی سپینش اخبار نے شائع کی۔

اسی طرح ایک سپینش فلاسفر اور صحافی Andrias faber Kaiser (اندریاس فیبر قیصر) نے ۱۹۷۶ء میں ایک کتاب Jesus vivio y murio en cachamira یعنی "مسیح زندہ رہے اور کشمیر میں فوت ہوئے" شائع کی۔

مصنف مذکور نے تحقیق و تفتیش کے بعد تاریخی۔ طبی۔ عقلی و نقلی واقعات اور دلائل سے ثابت کیا ہے کہ حضرت مسیح صلیب سے بچ گئے تھے۔ اور اپنی کھوئی ہوئی بھیڑوں کی تلاش میں تبت اور افغانستان کے راستے کشمیر پہنچے۔ اور سرینگر محلہ خانیار میں وفات پائی۔ علاوہ ازیں پروفیسر مذکور نے کتاب کے آخر میں یہ مطالبہ بھی کیا ہے کہ اس قبر کو سائنسی تحقیق و جستجو کے لئے کھول لیا جائے تو اس طرح حقیقت حال کا مکمل انکشاف ہو سکتا ہے۔ اس کتاب میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نمایاں فوٹو شائع کر کے جماعت احمدیہ کے عقیدہ وفات مسیح اور تبلیغی سرگرمیوں کا بھی نمایاں ذکر کیا گیا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "مسیح ہندوستان میں" کے بارے میں مصنف نے لکھا کہ یہ پہلی مدلل اور جامع کتاب ہے جس میں مسیح کے دوبارہ جی اُٹھنے کی نفی کی گئی ہے۔

مشنری انچارج مکرم چوہدری کرم الٰہی صاحب ظفر سے پروفیسر صاحب کی متعدد بار ملاقات ہو چکی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ جب میں نے اس کتاب کا مسودہ تیار کر لیا تو میں نے پورا مسودہ بمبئی (انڈیا) کے کارڈینل لبشپ کو دکھایا۔ انہوں نے جب اسے پڑھا تو وہ حیران و ششدر رہ گئے اور مجھے اس کتاب کے شائع نہ کرنے پر مجبور کرتے ہوئے لکھا کہ

"POR EL AMOR DE DIOS, NO ESCRIBAN NADA DE ESTO."
(Cardenal Valerio Arzobispo de Bombay)

یعنی "خدا کے واسطے ہرگز ہرگز اس کتاب کو شائع نہ کرنا"۔
(کارڈینل لبشپ آف بمبئی)

لیکن جب مصنف مذکور نے اسی کتاب کو شائع کیا تو کتاب کے سرورق پر کارڈینل لبشپ آف بمبئی کے مذکورہ بالا الفاظ بھی شائع کر دیئے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کتاب کی مقبولیت بہت بڑھ گئی۔ اور بقول مصنف اب تک پچاس ہزار سے زائد یہ کتاب فروخت ہو چکی ہے۔

اس کتاب کی اشاعت کے نتیجہ میں اکثر لوگوں نے مشن سپین سے رابطہ قائم کر کے اس بارہ میں مزید معلومات حاصل کیں۔ اور اب بھی یہ سلسلہ جاری ہے۔ بعض دفعہ بذریعہ فون مکرم امام صاحب سے وفات مسیح کے بارہ میں سوالات کئے جاتے ہیں۔ مصنف مذکور کو یہ کتاب لکھنے کا خیال کیوں کر پیدا ہوا۔ احباب کرام کی دلچسپی کے لئے خود مصنف کے اپنے الفاظ میں درج کیا جاتا ہے۔ وہ لکھتا ہے۔

"ویسے تو دیر سے سُن رہے تھے کہ مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے بلکہ براعظم ایشیاء کے کسی حصہ میں مدفون ہیں۔ ایک دن خوش قسمتی سے میرے علم میں آیا کہ سپین میں قبر مسیح کا کوئی فوٹو پایا جاتا ہے سو میں نے کوشش کر کے وہ فوٹو حاصل کر لیا۔ اب میں اس کے متعلق تحقیقات کرنا چاہتا تھا۔ کہ میرے ایک دوست نے ایک جرمن رسالہ Hörzu دیا اس کے ایک آرٹیکل میں مسیح علیہ السلام کے صلیب سے بچ کر کشمیر میں طبعی وفات پانے کا ذکر تھا۔ میں نے فوراً مضمون نویس اور رسالہ میں دی گئی تصویر کے فوٹو گرافر سے جو علی الترتیب نیویارک اور ہمبرگ میں تھے۔ سے رابطہ قائم کر کے مزید معلومات حاصل کیں۔

اسی طرح میں نے جماعت احمدیہ کے مشن جرمنی اور بعد میں پاکستان سے رابطہ کیا۔ اسی طرح پروفیسر حسین صاحب اور صاحبزادہ بشارت سلیم جو اپنے آپ کو مسیح کی نسل سے قرار دیتے ہیں اور سرینگر میں رہائش پذیر ہیں سے بھی ملاقات کر کے معلومات اکٹھی کیں۔

اس دوران میں نے محسوس کیا کہ یہ اتنی ڈھکی چھپی بات نہ تھی بلکہ باقاعدہ تحقیقی اور یقینی شواہد کے ساتھ پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے بہت سی پرانی کتب کے علاوہ جماعت احمدیہ کا بے شمار لٹریچر میں بھی با دلائل اس عقیدہ کو ثابت کیا گیا ہے بعض سے تو یہ شبہ ہونے لگتا کہ یہ کہیں مذہبی پروپیگنڈہ نہ ہو۔ پچھلی صدی کے آخر میں ایک روسی مصنف NIKOLA NOTAVICH کی لکھی ہوئی کتاب The unknown life of christ پہلے پیرس میں پھر نیویارک۔ شکاگو اور لندن میں شائع ہوئی۔

۱۹۳۸-۳۹ء میں مسلم سن رائز لاہور (پاکستان) میں "مسیح ہندوستان میں" مصنفہ (حضرت) مرزا غلام احمد قادیانی (علیہ السلام) کے عنوان سے ایک مضمون قسط وار چھپا۔ "مسیح ہندوستان میں" یہ پہلی مدلل اور جامع کتاب ہے جس نے مسیح کے دوبارہ جی اُٹھنے کی نفی کی۔ اس کو پڑھنے کے بعد قاہرہ ازہر یونیورسٹی کے چانسلر کا فتویٰ بھی پڑھا کہ قرآن کریم سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح علیہ السلام طبعی طور پر فوت ہوئے تھے حال ہی میں ایک ہندوستانی رسالہ The Illustrated Weekly of India کی ۲۸ اپریل ۱۹۷۳ء کی اشاعت میں J. N. Sadhu کا ایک آرٹیکل چھپا جس کا عنوان تھا۔ "مسیح کشمیر میں دفن ہیں"۔ جولائی ۱۹۷۳ء میں London Weekend نے بھی لوگوں کو اس موضوع پر اظہار خیال کرنے کی دعوت دی۔

آخر میں ۱۹۷۵ء میں میرے ایک قریبی دوست ERICH VON DONIKEN نے اس سلسلہ میں تحقیقات کے لئے کشمیر۔ پاکستان۔ افغانستان۔ ایران اور ٹرکی کا ایک لمبا سفر کیا۔ جس کے نتیجہ میں انہیں قبر مسیح کا علم ہوا۔ اور انہوں نے اس بارہ میں جرمن رسالہ HORZU میں مضامین لکھے۔

باوجود یہ کہ اس قسم کی کتب اور مضامین مختلف ممالک میں چھپے مگر عوام کو اس بات کا علم نہ تھا۔ اکثر لوگ بے خبر تھے کہ مسیح کا جسم فلسطین سے کئی ہزار میل کے فاصلہ پر دفن ہو سکتا ہے۔ بلکہ عیسائی عوام خیال کرتے ہیں کہ مسیح آسمان پر چڑھ گئے ہیں۔ ان سب باتوں سے اپنی تحقیق کو مکمل کرنے کے لئے کیا سچ مچ (مسیح کی) قبر موجود ہے۔ اس کے لئے ضروری تھا کہ میں شک دور کرتا۔ اس لئے میں نے ضروری سمجھا کہ اس جگہ خود پہنچوں۔ چنانچہ میں نے اور میری اہلیہ نے بغرض تحقیق Barcelona (سپین) کا ایک صوبہ) سے سرینگر کا سفر کیا۔ اور کئی اہم انکشافات سامنے آئے"۔

بعد کہ مصنف مذکور نے بے شمار تاریخی طبعی، عقلی و نقلی دلائل سے ثابت کیا ہے کہ کشمیر سرینگر میں یوز آسف کا جو مقبرہ ہے وہ حضرت مسیح کی قبر ہے۔

تربیت:- عرصہ زیر رپورٹ میں مشن ہاؤس میں نماز جمعہ مکرم و محترم چوہدری کرم الٰہی صاحب ظفر امیر مشن سپین پڑھاتے رہے۔ حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ کا خلاصہ سپینش اور انگلش میں ترجمہ کر کے سُنایا جاتا رہا۔ جملہ احباب جماعت سے رابطہ قائم رکھنے کی کوشش کی گئی۔ سپینش احمدی احباب و دیگر احمدی احباب کے گھروں میں جانے کا موقع ملتا رہا۔ اور انکے ساتھ تبلیغی و تربیتی گفتگو ہوتی رہی۔ ہمارے سپینش بھائی مکرم بشیر احمد ریکینا۔ مبارک احمد صاحب۔ عبد اللہ ناصر۔ ناصر الدین صاحب۔ عبد الرحمٰن صاحب کبینیتے اور عطاء الکریم صاحب وغیرہ اکثر مشن ہاؤس آتے رہے۔ اور نماز و قرآن کا سبق دیا جاتا رہا۔ اور اسلامی مسائل سے آگاہ کیا جاتا رہا۔ ہمارے ایک سپینش احمدی وکیل مکرم عبد الواحد محمود صاحب نے مذہبی آزادی کے بارے میں حکومت کے سوالنامہ کا جواب تیار کرنے میں بہت مدد دی۔ اس عرصہ میں پانچ تربیتی اجلاس منعقد ہوئے۔

بیعت:- عرصہ زیر رپورٹ میں بفضل تعالیٰ دو احباب نے بیعت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ ایک نوجوان جن کا اسلامی نام عطاء الکریم رکھا گیا ہے۔ انہیں اسلامی تعلیمات حاصل کرنے کا بہت شوق ہے۔ قاعدہ یسرنا القرآن ختم کر کے اب قرآن کریم پڑھنا شروع کر دیا ہے۔ اسی طرح نماز بھی یاد کر چکے ہیں۔

دوسرے بیعت کرنے والے نوجوان مصر کے رہنے والے ہیں۔ انہیں خواب میں بتایا گیا کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام قادیان میں ظہور فرما چکے ہیں انہوں نے حالت خواب میں آنحضرت ﷺ اور حضرت مسیح موعودؑ کو بھی دیکھا۔ اور حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ مسیح موعود ہیں ان پر ایمان لاؤ۔ اس نوجوان کے بہنوئی جو میڈرڈ میں رہتے ہیں وہ پہلے ہی احمدی ہیں۔ چنانچہ اس نوجوان نے اپنے بہنوئی کے ذریعہ مشن سے رابطہ قائم کیا۔ اور احمدیت کے بارہ میں مزید معلومات حاصل کرنے کے بعد سلسلہ احمدیہ میں شمولیت اختیار کر لی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ان دونوں نوجوانوں کو مخلص اور فدائی احمدی بنائے۔

آخر میں تمام احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ دعا فرمائیں۔

مدرسہ احمدیہ قادیان کی جدید عمارت کی تعمیر - بقیہ اداریہ صفحہ (۲)

فرلیضہ کو بطریقِ احسن بجالانے کی سعادت پاتے رہے ہیں جو خدا تعالیٰ اور اس کے برگزیدہ بندہ حضرت امام مہدی علیہ السلام نے اس بزرگ ٹائپ مبلغین کے لئے مقرر فرمایا ہے۔

مدرسہ احمدیہ کے اس افادی پہلو کی طرف اس مختصر اشارہ کے بعد ہم پھر مخلصین سے درخواست کرتے ہیں کہ جناب ناظر صاحب بیت المال (آمد) کی اس تحریک کو کامیاب بنانے اور مطلوبہ رقم کو جلد از جلد پورا کر دینے کے لئے اپنا مخلصانہ تعاون دیں۔ جن دوستوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مالی وسعت دی ہے وہ ہماری اس درخواست اور جناب ناظر صاحب موصوف کی تحریک کے زیادہ مخاطب ہیں۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ اُن کے اموال کا ان پر یہ حق بنتا ہے کہ ایسی اہم اغراض کے لئے اپنے پاکیزہ مالوں سے وہ ایک وافر حصہ نکال کر اپنے تئیں ابدی اجر اور ثواب کا حق دار بنائیں۔

راقم الحروف کو اِس دینی درسگاہ سے عرصہ ۴۸ سال سے وابستہ چلے آنے کی سعادت حاصل ہے اور اس وقت اس نابکار کے ذمہ اس درسگاہ کی نگرانی کا کام بھی ہے۔ اس لئے اس کی واجبی اور ناگزیر جماعتی ضرورت کا بھی ذاتی علم رکھتا ہے۔ اور اسی بناء پر احباب سے ان مختصر الفاظ میں پُر زور تحریک کرتے ہوئے اِس گراں قدر قرآنی نکتہ معرفت کی یاددہانی کرانا چاہتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:-

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تَنْصُرُوا اللَّهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ۔ (سورت محمدؐ آیت: ۸)

اے مومنو! اگر تم اللہ کی (یعنی اللہ کے دین کی) مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدموں کو مضبوط کرے گا۔

اِس لئے کون وہ مخلص مومن احمدی ہے جو ہر قدم پر خدا تعالیٰ کی نصرت اور تائید کا دل سے خواہش مند نہیں ہے۔ اِس آیت کریمہ میں بڑے ہی لطیف پیرائے میں خدا تعالیٰ کی نصرت و تائید اپنے لئے مخصوص کر لینے کا نسخۂ کیمیا بتلایا گیا ہے۔ اور وہ یہ کہ تم خدا کے دین کی نصرت میں لگ جاؤ۔ اس کا لازمی نتیجہ وہی ہوگا جس کے تم متمنی ہو۔ نہ صرف یہ بلکہ خدا تعالیٰ آپ کے اندر ثباتِ قدمی بھی پیدا کر دے گا۔

پس کیا ہی مبارک اور خوش نصیب ہیں وہ افراد جو مدرسہ احمدیہ کی اِس فوری ضرورت کو اپنی ضرورت کی طرح جانیں۔ اور جلد از جلد اپنے مخلصانہ تعاون کا ہاتھ بڑھائیں۔ اور خدا تعالیٰ سے دائمی اجر کے ساتھ ہم سب کی دلی دُعائیں بھی حاصل کریں۔

وباللہ التوفیق۔

اجتماعی دُعا اور رخصتی

محترمی مکرمی مولوی فضل الٰہی خان صاحب نائب ناظر اُمور عامہ کی بیٹی عزیزہ ناصرہ پروین کا رشتہ پاکستان میں ہو چکا ہوا ہے۔ اس بنا پر عزیزہ کے لئے امیر جنسی سفر کے کاغذات مکمل ہو گئے۔ چنانچہ مورخہ ۱۷ رمئی کو بعد نماز عصر محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ مرزا وسیم احمد صاحب نے مکرم خان صاحب کے مکان پر مقامی مستورات سمیت عزیزہ کی رخصتی کے سلسلہ میں اجتماعی دُعا کرائی۔ اور اگلے روز یعنی ۱۸ رمئی کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے دُعا کے ساتھ بچی کو رخصت کیا۔ اور محترم خان صاحب اپنی بیٹی کو بذریعہ کار رخصت کرنے کے لئے مع دیگر اہل وعیال بارڈر پر تشریف لے گئے۔ پاکستانی بارڈر پر عزیزہ کی بڑی بہن عزیزہ جمیلہ پروین صاحبہ مع دیگر رشتہ دار مردوں کے پیشوائی کے لئے آئی ہوئی تھیں۔ اس طرح محترم خان صاحب بارڈر پر ہی اپنی بیٹی کو دُعاؤں کے ساتھ رخصت کر کے واپس قادیان تشریف لے آئے۔

پروگرام کے مطابق چند روز بعد وہاں ہی باقاعدہ تقریب رخصتانہ عمل میں آئے گی۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کی آئندہ زندگی کو ہر طرح سے موجب راحت بنائے اور اس رشتہ کو جانبین کے لئے موجب صد برکت و رحمت بنائے آمین۔ (ایڈیٹر بدر)

ولادت

مورخہ ۲۶ رمئی ۷۸ء جمعہ کی رات مکرم صوفی علی محمد صاحب حداد درویش قادیان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے عزیزہ امۃ الجمیل وامۃ الحی کے بعد لڑکا عطا فرمایا ہے۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے نومولود کا نام فضل الٰہی تجویز فرمایا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو صحت و سلامتی کی لمبی عمر دے اور خادم دین بنائے۔ مکرم صوفی صاحب نے اس خوشی کے موقعہ پر مبلغ پانچ روپے شکرانہ فنڈ میں اور پانچ روپے اعانت بدر رسالہ کے لئے دیئے ہیں۔ جزاہُ اللہ تعالیٰ۔ (ایڈیٹر بدر)

آہ! میرے والد حضرت مرزا برکت علی صاحبؓ وفات پا گئے

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

مورخہ ۲۶/۵/۷۸ کو ربوہ سے بذریعہ تار یہ رُوح فرسا خبر ملی کہ میرے والد محترم مرزا برکت علی صاحب مورخہ ۲۲/۵/۷۸ کو ہمیشہ کے لئے ہم سے جُدا ہو کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ ایک نہایت شفیق باپ ہونے کے علاوہ ایک بزرگ اور خدا رسیدہ ہستی تھے اور وہ خوش قسمت وجود تھے جس نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قریب سے دیکھا اور صحابی ہونے کا شرف پایا۔ میرے والد محترم طفولیت ہی میں سایۂ پدری سے محروم ہو گئے اور جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد پر حضرت بھائی عبدالرحیم صاحب رضی اللہ عنہ نے میری دادی صاحبہ سے شادی کی تو میرے والد اس جلیل القدر صحابی (جنہوں نے سکھوں میں سے احمدیت قبول کی اور "شیخ عبدالرحیم" کے اسلامی نام سے موسوم ہو کر علم و فضل اور روحانیت میں نمایاں مقام حاصل کیا) کی تربیت میں آ گئے۔ اور حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے زمانہ میں قادیان کی رہائش، حضرت بابا جی (حضرت بھائی عبدالرحیم صاحبؓ) کی تربیت اور حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے درس میں شرکت اور آپ کی شاگردی نے میرے والد مرحوم حضرت مرزا برکت علی صاحب کو بھی متوکل۔ دُعاگو اور درویشانہ زندگی بسر کرنے والا وجود بنا دیا۔

میرے والد بزرگوار کے ہر خط میں تاکید ہوتی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب زیر مطالعہ رکھو۔ دُعائیں لکھی ہوتیں کہ انہیں کثرت سے پڑھا کرو۔ افسوس کہ آخری دیدار و ملاقات سے محروم رہا۔ اور میرے بچے جنہوں نے ابھی تک اپنے دادا جان کی زیارت تک نہ کی تھی۔ اب بعض کے پاسپورٹ آ چکے تھے اور بعض کے پاسپورٹ ابھی موصول نہیں ہوئے تھے۔ اُن کے جذبات کا احساس کرنا آسان نہیں۔ احباب جماعت سے درخواست کرتا ہوں کہ حضرت والد صاحب مرحوم کی مغفرت اور بلندیٔ درجات اور ہم سب کے لئے صبر جمیل کی توفیق پانے کے لئے دُعا فرمائیں۔

میں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ اور محترمہ بیگم صاحبہ کا تہِ دل سے شکر گزار ہوں جنہوں نے اس موقعہ پر خاکسار کے گھر تشریف لا کر تعزیت فرمائی اور ڈھارس دی۔ اسی طرح میرے والد صاحب مرحوم کی علالت کے دوران خاندان حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے جس ہمدردی کا ثبوت دیا، اللہ تعالیٰ اُن کو اپنی جناب سے بہترین جزاء عطا فرمائے خصوصاً محترم حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب اور محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب سلمہم اللہ نے بڑی توجہ سے علاج فرمایا۔ ہمارے دل اُن کے لئے شکر کے جذبات سے لبریز ہیں۔ فجزاہم اللہ خیراً۔

خاکسار: مرزا ظہیر الدین منور احمد درویش قادیان۔

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR

ویرائٹی

پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر سول اور برتھ ڈے کے سینڈل، زنانہ ومردانہ چپلوں کا واحد مرکز

چپل پروڈکٹس

۴۲/۲۹ مکھنیا بازار کانپور

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹر کی خرید وفروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

AUTOWINGS

آٹو ونگس

32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS - 600004.
PHONE NO. 76360.

قادیان میں مدرسہ احمدیہ کی تعمیر کیلئے اصحابِ ثروت سے اپیل

وہ مدرسہ جس نے بڑے بڑے نامور علماء پیدا کئے

قادیان کا مدرسہ احمدیہ وہ مبارک ادارہ ہے جس کی بنیاد ۱۹۰۶ء میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے مبارک ہاتھوں سے رکھی تھی۔ اور جس کی غرض یہ تھی کہ اس میں ایسے علماء پیدا کئے جائیں جو احمدیت اور اسلام کے پہلوان ہوں۔ اور اسلام کے خلاف اعدائے اسلام کی بڑھتی ہوئی یلغاروں کو روک دیں اور اسلام کی سربلندی کے لئے دنیا کے کناروں تک پہنچ کر تبلیغ کا فریضہ سرانجام دیں۔ چنانچہ حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب رضؓ۔ حضرت مولانا ابو العطاء صاحب۔ حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس۔ اور حضرت مولانا شیخ مبارک احمد صاحب وغیرہم علماء نے اسی مدرسہ میں تعلیم پاکر اسلام کی سربلندی کے لئے ایسی خدمات سرانجام دیں جو احمدیت کی تاریخ میں ہمیشہ یادگار رہیں گی۔ تقسیم ملک کے بعد بھی اس مدرسہ نے باوجود نامساعد حالات کے علماء تیار کرنے کا کام جاری رکھا۔ اور خدا کے فضل سے اس وقت ہندوستان کے مختلف مقامات پر جو مبلغین فریضۂ تبلیغ بجالا رہے ہیں وہ اسی مدرسہ سے فارغ التحصیل ہو کر نکلے ہیں۔ اور آئندہ بھی یہ مدرسہ انشاء اللہ ایسے علماء تیار کرتا رہے گا

اس مدرسہ کے پاس جو بلڈنگ اس وقت موجود ہے وہ ضرورت کے مقابلہ پر ناکافی ہے۔ اور مزید چار کمرے تعمیر کرنے کی ضرورت ہے۔ جن میں سے ہر کمرے پر بارہ تیرہ ہزار روپیہ خرچ کا اندازہ ہے۔ گویا مجموعی طور پر پچاس ہزار کے قریب خرچ کا اندازہ ہے۔ چونکہ عمارتی سامان روز بروز مہنگا ہو رہا ہے اس لئے ممکن ہے کہ اس سے بھی زیادہ خرچ ہو۔

اللہ تعالیٰ نے جن احباب کو مالی لحاظ سے استطاعت بخشی ہے اُن سے نظارت ہذا درخواست کرتی ہے کہ وہ اس کارِ خیر کے لئے آگے آئیں۔ اور کم از کم ایک ایک کمرہ کا خرچ برداشت کریں۔ فی کمرہ اخراجات تیرہ ہزار کے قریب ہوں گے۔ وہ دوست جنہیں اللہ تعالیٰ یہ توفیق بخشے گا اُن کے نام سنگِ مرمر کی پلیٹوں پر کندہ کروا کر ان کمروں کی دیواروں میں نصب کئے جائیں گے جو اُن کے عطیات سے تعمیر ہوں گے۔ تاکہ موجودہ اور آنے والی نسلیں اُن کیلئے دعائے خیر کریں۔

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

جماعتِ احمدیہ غانا کے ہیڈ کوارٹر میں تبدیلی

مرسلہ خط منجانب مکرم عبد الوہاب صاحب آدم امیر و انچارج مبلغ غانا

"آج سے کچھ عرصہ قبل ہم نے اپنے مقدس امام حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں یہ درخواست کی تھی کہ جماعت احمدیہ گھانا کا ہیڈ کوارٹر عرصہ سے SALT POND میں ہے۔ جو کہ صرف ایک قصبہ ہے۔ جہاں رسل و رسائل کی بہت بڑی دقت تھی۔ اور ہمیں اپنے تمام ضروری امور کی انجام دہی کے لئے اکرہ (ACCRA) جو کہ ملک کا دارالخلافہ ہے، آنا جانا پڑتا تھا۔ لہذا ہمیں اجازت فرمائی جائے کہ ہم اپنا ہیڈ کوارٹر سالٹ پانڈ سے اکرہ منتقل کرلیں۔ اور راہنمائی بھی فرمائی جائے۔

جماعت احمدیہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے جو عظیم الشان وعدے ہیں وہ بڑی شان سے ہر روز پورے ہو رہے ہیں۔ لہذا جماعت کے وسیع تر مفاد کے پیشِ نظر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی راہنمائی اور دعاؤں سے احمدیہ نیشنل ہیڈ کوارٹر SALT POND سے ACCRA مورخہ ۲۴ر اپریل ۱۹۷۸ء کو منتقل کر لیا ہے۔ اب یہاں سے بفضلہ تعالیٰ جماعتی اُمور کی انجام دہی اور سلسلہ احمدیہ کے استحکام میں مزید سہولت اور وسعت پیدا ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ"

ADDRESS:-

AHMADIYYA MOVEMENT

POST BOX ——— 2327

ACCRA (GHANA)

(امیر جماعت احمدیہ قادیان)

احمدیہ مسلم کانفرنس بھاگلپور (بہار)

مورخہ ۱۰، ۱۱ر جون ۱۹۷۸ء کو منعقد ہوگی

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال صوبائی کانفرنس بھاگلپور میں ہونا قرار پائی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ کانفرنس مورخہ ۱۰-۱۱ر جون ۱۹۷۸ء کو منعقد ہوگی۔ بزرگانِ سلسلہ اور درویشانِ کرام و احبابِ جماعت کی خدمت میں عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضلِ خاص سے اس کانفرنس کو سلسلہ عالیہ احمدیہ اور احباب جماعت کے لئے بہت زیادہ بابرکت بنائے۔ اور سعید روحوں پر حقیقت آشکار ہوجائے۔ آمین۔

کانفرنس کے متعلق خط و کتابت درج ذیل پتہ پر فرمائیں۔

خاکسار:- عبدالرشید ضیاء مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

AHMADIYYA MUSLIM MISSION

TATAR PUR ROAD

BHAGALPUR - 2 (BIHAR)

PIN. 812002.

درویشانِ قادیان

کے متعلق آپ کے مقدس اور پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

"درویشانِ قادیان جو اپنے ذریعۂ معاش کے انتخاب میں آپ کی طرح آزاد نہیں۔ جن کا میدانِ عمل قادیان کی مختصر بستی تک محدود ہے وہ وہاں صرف اپنی نہیں ساری جماعت کی نمائندگی کر رہے ہیں دنیا باوجود اپنی وسعتوں کے اُن کے لئے محدود ہو کر رہ گئی ہے۔ اُن کے ذرائعِ معاش محدود ہیں۔ اُن کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے خیرات کے طور پر نہیں بلکہ قدردانی اور محبت کے جذبات کے ساتھ ان کی ہر طرح امداد کریں"۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ سب کو اس کی توفیق بخشے۔ اور حافظ و ناصر رہے آمین۔

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

درخواستِ دعا: مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی ایڈیشنل ناظر اُمورِ عامہ کی اہلیہ محترمہ دہلی میں بہت بیمار ہیں۔ اُن کا نچلا حصہ ماؤف ہوتا جا رہا ہے۔ احباب جماعت و بزرگان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(ایڈیٹر بدر)

زکوٰۃ

اس لئے دی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچی محبت اور حقیقی تعلق بڑھے۔ اس کی رضاجوئی اور محبت میں استقامت حاصل ہو۔ ایثار کا مادہ پیدا ہو۔ اور حرص اور بخل کی بیخکنی ہو۔ یہ صرف روحانی بیماریوں کی ہی دوا نہیں بلکہ جسمانی اور ظاہری تکالیف اور مصائب سے بچنے اور نجات پانے کا بھی ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ جس طرح نماز ہر مومن کے لئے ضروری ہے اسی طرح زکوٰۃ ہر مومن کے لئے حیثیت کے مطابق ضروری ہے۔

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان